REGD No P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ: چھ روپے
ششماہی: ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر: ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ | ۳ فتح ۱۳۳۸ ہش | ۲ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ | ۳ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۴۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:

"حضور کی صحت میں گذشتہ چند دنوں سے قابل ذکر ترقی نہیں ہو رہی دعائیں کی جائیں"۔

احباب جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

قادیان۔ یکم دسمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

علاقہ جموں و پونچھ کا تربیتی دورہ

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

تربیتی دورہ ریاست کشمیر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے ماتحت امسال ماہ جون و اگست میں ریاست جموں و کشمیر کی احمدیہ جماعتوں کا تربیتی دورہ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور خاکسار شریف احمد امینی نے کیا۔ مگر اچانک ایک غیر معمولی سیلاب کی وجہ سے راستے خراب ہوگئے۔ اس لئے علاقہ پونچھ اور بھدرواہ کی جماعتوں کا دورہ نہ ہوسکا۔ جماعتوں کی خواہش اور امراء پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ جن جماعتوں کا دورہ نہیں ہوسکا اُن کا دورہ ماہ نومبر میں کر لیا جائے۔ اور جو مرکزی وفد اس دورہ کے لئے تجویز کیا گیا اُس کا ایک رکن خاکسار کو بھی مقرر کیا گیا۔ چنانچہ مرکز کی طرف سے خاکسار کو مدراس میں یہ ارشاد موصول ہوا۔ کہ میں ۶ نومبر کو جموں پہنچ جاؤں تاکہ اُس مرکزی وفد کے ساتھ شامل ہو کر علاقہ جموں و پونچھ کا دورہ کر سکوں۔ اس دورہ کا یہ پروگرام اخبار "بدر" میں شائع کرایا گیا تھا۔ اور جماعتوں کو علیحدہ بھی اطلاع بھجوا دی گئی تھی۔

رسیدگی جموں خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ارشاد کی تعمیل میں ۶ نومبر کو جموں پہنچ گیا۔ اُس روز شدید بارش تھی۔ دوسرے روز بھی بارش رہی۔ ۷ نومبر کو حسب پروگرام خاکسار کو بھدرواہ جانا تھا۔ اور ادھر ریاست کشمیر کی جماعتوں کے چندہ جات کے معائنہ کرنے کے بعد مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی معاون ناظر بیت المال نے بھی اُسی تاریخ کو بھدرواہ پہنچنا تھا۔ اور پھر دونوں نے مل کر باقی جماعتوں کا دورہ کرنا تھا۔ مگر اس غیر متوقع بارش کی وجہ سے کشمیر اور بھدرواہ جانے کی سڑکیں خراب ہوگئیں۔ اور آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ چونکہ اب بھدرواہ جانا مشکل تھا۔ اور مکرم دہلوی صاحب کی آمد بھی غیر یقینی تھی۔ اسلئے مکرم بابو محمد یوسف صاحب پادلشلی امیر جماعتہائے جموں سے مشورہ کے بعد یہ طے ہوا۔ کہ میں ۹ نومبر کو پونچھ کے لئے روانہ ہو جاؤں۔

روانگی برائے پونچھ ورسیدگی چارکوٹ حسب مشورہ خاکسار ۹ نومبر کو پونچھ کے لئے بذریعہ بس روانہ ہوا۔ شام کے ½۴ بجے بھمبر گلی پہنچے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ پونچھ جانے کا راستہ بھی خراب ہے۔ اور بس آگے نہیں جا سکتی۔ بھمبر گلی سے تین میل کے فاصلہ پر چارکوٹ کی جماعت ہے۔ اور وہاں پر ہمارے مبلغ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب بھی مقیم ہیں۔ اس لئے خاکسار پیدل چارکوٹ آگیا۔ مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ علاقہ پونچھ کے مشورہ سے اس (باقی صفحہ پر)

حکومت راجستھان کا مستحسن اقدام

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

یہ خبر نہایت خوشی سے سُنی جائیگی کہ راجستھان یونیورسٹی کی منظور کردہ دو کتب "دسشو کا اتہاس" اور "دسشو کا سرل اتہاس" جن کے قابل اعتراض حصہ کی طرف ہم نے راجستھان یونیورسٹی کو اخبار "بدر" کے ذریعہ متوجہ کیا تھا۔ حکومت راجستھان نے ان کے قابل اعتراض حصہ کو ضبط کر لیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے لئے سب سے مسرت کی بات یہ ہے کہ میں نے اپنے مضمون میں مہاتما گاندھی جی کے جس قول کا حوالہ دیا تھا اور جس کی روشنی میں حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مرتب کرنے کی ضرورت کا اظہار کیا تھا۔ حکومت نے ویسا ہی کرنے کا فیصلہ کیا۔

بمبئی میں یہ دونوں کتابیں سب سے پہلے مجھے ہی مطالعہ کے لئے ملی تھیں۔ اندور کے ایک قومی کارکن محمد ہاشم صاحب ناصر اسی غرض سے بمبئی آئے ... اور سب سے پہلے مجھے ہی یہ دونوں کتابیں مطالعہ کے لئے دی تھیں۔ ان دنوں بمبئی میں جابجا سیرت النبی صلعم کے جلسے ہو رہے تھے۔ انہوں نے اسی پلیٹ فارم پر سے ان کتابوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنی چاہی۔ مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ الحمد للہ اثناء میں میں نے اپنے خیالات مرتب کر لئے۔ اور مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کے تعاون سے وہ شائع ہو سکے۔ پھر میں نے بذریعہ نظارت دعوت وتبلیغ نے اس اشاعت کی وسیع پیمانہ پر بھیجیں۔ میں نے دو کاپیاں اخبار کے ایڈیٹروں اور مختلف قومی اداروں کے نام بھیج دیں۔ اس کے بعد ہی اخبارات اور قومی اداروں نے اس معاملہ کو آگے بڑھایا۔ اور اسی طرح بڑھایا جس طرح میں نے کہا تھا۔ میں نے یہاں زبانی بھی بہت سے لوگوں پر اس کی اہمیت واضح کر دی تھی۔ خدا کا فضل ہے کہ یہ کوشش بارآور ثابت ہوئی۔ یایوں کہیئے کہ حکومت کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوا۔ اور اس نے مہاتما گاندھی جی کے اس قول کی معقولیت سمجھی کہ سیرت محمدیہ کا مسلمان علماء اسلام کے مشورہ سے مرتب کر کے ان کتابوں میں شامل کرنی چاہیئے۔ ہم اس موقعہ پر جمعیۃ العلماء ہند سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سیرت محمدیہ کو ایسے جامع اور بلیغ طور پر مرتب کر کے حکومت راجستھان کے سامنے پیش کرے کہ جس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہر پڑھنے والے کے دل میں بیٹھ جائے۔ ہو سکتا ہے یہ خدمت ہم بھی انجام دے سکتے تھے مگر اس دور جمہوریت میں اکثریت کی بات وزن دار سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے ہماری خواہش ہے کہ جمعیت العلماء ہند ہی یہ مقدس فریضہ انجام دے۔

(سمیع اللہ)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں

جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء منعقد ہو رہا ہے۔ خود بھی تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش فرمائیں۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

قوم احمد! جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
اَن گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ گزشتہ ماہ جولائی میں بیماری کا جو حملہ ہوا اس کے باعث حضور کی صحت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ کچھ دنوں سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ اب جبکہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آ رہے ہیں اور حضور کی مصروفیت ان دنوں بہت زیادہ بڑھ جایا کرتی ہے۔ اور حضور کی صحت کی جو کیفیت ہے وہ احباب کو معلوم ہے اسلئے اس کے پیش نظر دعاؤں کا یہ سلسلہ زیادہ تیز ہو جانا چاہیئے اور غیر معمولی الحاح اور درد دل سے بارگاہِ رب العزت میں دعائیں کی جانی چاہئیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جماعت کو حضور کی صحت کے لئے دعا کی تحریک فرماتے ہوئے تحریر فرمایا تھا (جس کا مفہوم یہ تھا) کہ جماعت احمدیہ کی حالت ایک شیر خوار بچہ کی ہے جسے ہر وقت سہارا دینے اور اس کی خاص نگرانی اور ہر قدم پر رہبری کی ضرورت ہے۔ حقیقت بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ حضور کی اس طویل علالت کے زمانہ میں احباب جماعت نے ذاتی طور پر اس کا تجربہ کر لیا ہوگا۔

سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ ساری جماعت حضور کے روح پرور خطبات جمعہ سے محروم ہے حالانکہ حضور کے یہ خطبات جماعت کے لئے روحانی غذا کا کام دیتے ہیں۔ ان کی برکت سے جماعتی کام کی رفتار کہیں زیادہ تیز ہوتی ہے اور ان کو پڑھ اور سن کر ایمان میں ایک تازگی اور نئی حرارت پیدا ہوتی ہے جس سے خدمتِ دین کا جذبہ ترقی پاتا ہے۔ پھر حضور کی ملاقات سے جو روحانی سرور اور برکات حاصل ہوتی ہیں اس وقت ان کا سلسلہ وقتی طور پر بند ہے یہ چیز تمام مخلصین جماعت کے لئے حد درجہ کرب انگیز ہے۔ حضور نے اپنے کامیاب عہد کا طویل زمانہ خلافت میں جس جانفشانی سے جماعت کی قیادت فرمائی اور خدمات اشاعت دین میں جو نمونہ دیا وہ ایک کھلا باب ہے۔ حضور نے اپنی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جماعت کی ترقی اور اسلام کی سربلندی کے لئے دن رات کام کیا۔ باوجود حد درجہ کمزوری صحت کے اس کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ چنانچہ جماعتی تنظیم اور سلسلہ کے دوسرے کاموں کی نگرانی اور حسن عمل کے لحاظ سے حضور کی ہدایات کی ہر دم ضرورت رہتی ہے تا ساری دنیا میں تبلیغ و اشاعت کا جو عالمگیر پروگرام جماعت کے سامنے ہے زیادہ وسعت اور کامیابی کے ساتھ چلتا چلا جائے۔ اور یہ سب کچھ حضور کی اچھی صحت کے ساتھ ہی وابستہ ہے اسلئے جماعت کے تمام احباب خواہ وہ امسال قادیان اور ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہے ہیں یا اپنے حالات کی مجبوری کے باعث ہر دو جلسوں میں شرکت سے معذور رہیں زیادہ توجہ سے دعاؤں میں لگ جائیں۔ بالخصوص جبکہ حضور اس بات کو واضح کر چکے ہیں کہ احباب جماعت کی خصوصی دعائیں حضور کی صحت پر غیر معمولی اچھا اثر ڈالتی ہیں۔

اس وقت جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے جماعت کے ہزاروں ہزار افراد حضور انور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور حضور کے کلمات طیبات سے مستفید ہونے کے لئے مرکز سلسلہ میں آ رہے ہیں۔ یا بیرونجات کے ہزاروں ہزار دوسرے افراد جو اپنے حالات کی معذوری کے پیش نظر اپنے محبوب امام کی قدم بوسی سے قاصر ہیں۔ مگر بذریعہ اخبارات حضور کی روح پرور تقاریر سے متمتع ہونے کی آرزو رکھتے ہیں ان سب کا فرض ہے کہ اس محسن عظیم کے احسانات کو سامنے رکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور اسی طرح مخلصانہ اور دردمندانہ دعائیں کریں۔ جس طرح حضور نے جماعت کے آرام و سکون اور ترقی کے لئے ہزاروں دن اور راتیں بے چینی اور دردمندی سے کاٹی ہیں اللہ تعالیٰ حضور کو معجزانہ طور پر جلد صحت یاب فرمائے۔ تا جلسہ سالانہ سے وابستہ تمام احمدیوں کی آرزوئیں اور تمنائیں پوری ہوں۔ اور پہلے سالوں کی طرح اس سال بھی جلسہ سالانہ میں حضور اپنے خدام میں رونق افروز ہوں اور حاضر الوقت احباب جماعت کو حضور کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہو۔ اور بیرونجات کے دوست بھی بذریعہ اخبارات حضور کے تازہ ارشادات سے روحانی تشنگی دور کریں۔

پس ہم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے مبارک الفاظ میں عرض کرتے ہیں ؎

آج فرزندِ مسیحا کے دیوانوں بیمار ہے
دعوی داران محبت سو رہے جاگو کہیں!
قوم احمد! جاگ تو بھی جاگ اسکے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

تمام دوستوں کو حتی الوسع ربانی باتوں کو سننے کیلئے
اس جلسہ میں ضرور شریک ہونا چاہیئے
جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

"قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت اور عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں .... تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔

اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہٗ کوشش کی جائے گی

اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ)

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پہلے سے کئی گنا زیادہ تعداد میں آؤ اور اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کرو!

چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد بھجوانے کی کوشش کرو تا کہ مہمانوں کیلئے خوراک اور رہائش کے انتظام میں دقت نہ ہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ر نومبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

قادیان کا جلسہ سالانہ امسال ۱۵-۱۶-۱۷ر دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے اس لحاظ سے یہ گویا پرچہ جلسہ کے متعلق احباب جماعت کی خدمت میں گویا آخری اطلاع ہے۔ کیونکہ چند روز بعد قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ اور اس کے بعد ربوہ میں بھی حسب دستور سابق جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ جلسہ میں شمولیت کے سلسلہ میں افادہ احباب کی خاطر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۹ر نومبر ۱۹۵۶ء کا یہ خطبہ جمعہ شائع کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اپنے محبوب امام کے ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور اُن کو دینی و دنیوی نعماء سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گو ابھی نومبر کا مہینہ چل رہا ہے۔ لیکن میں ابھی سے جماعت میں

جلسہ سالانہ کے متعلق تحریک

کر دینا ہوں پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دے دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اگر وہ شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ کافی بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آرہا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ ہدیہ ضرور پیش کیا کرتے ہیں۔ مثلاً شادیوں کے موقعہ پر اجتماع ہوتا ہے تو تمام رشتہ دار جاتے ہیں اور وہاں کچھ نہ کچھ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ موتوں کے موقعہ پر اجتماع ہوتا ہے۔ تو تمام رشتہ دار جمع ہوتے ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ روپیہ دیتے ہیں۔ میلوں پر اجتماع ہوتا ہے جو بعض دفعہ کسی ذلیل سی چیز کو یاد رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔ تو اس موقعہ پر بھی ہر گاؤں کا جو آدمی آتا ہے وہ آٹا یا کوئی اور چیز اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اور میلہ کرانے والے فقیر کو دے دیتا ہے۔ وہ میلہ ذاتی ہوتا ہے جماعتی نہیں ہوتا۔ وہاں روٹی کسی کو نہیں ملتی۔ مگر پھر بھی لوگ میلہ کرانے والے فقیر کی جھونپڑی کے سامنے آٹے اور دوسری اشیاء کا ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح

بزرگوں کے عرس

ہوتے ہیں۔ عرس بھی کوئی دین کی تبلیغ کا ذریعہ نہیں ہوتے۔ بلکہ صرف پیر بھائیوں کے ملنے کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ وہاں بھی لوگ بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ اور ان پیروں کی کچھ نہ کچھ امداد کرتے ہیں۔ جن کے وہ مرید ہوتے ہیں ہمارا جلسہ سالانہ تو عرسوں کی طرح نہیں بلکہ وہ ایک اہم دینی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ پھر اس موقعہ پر آنے والے سب مردوں اور عورتوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ اور سب کے لئے رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے میں نے عرسوں پر جانے والوں سے پوچھا ہے وہ کہتے ہیں کہ عرسوں میں ہم کو لنگر میں صرف ایک ایک روٹی ملتی ہے۔ باقی جہاں کوئی چاہے گزارہ کرے۔ بازار سے لے کر روٹی کھائے یا کسی اور جگہ انتظام کرے۔ لیکن یہاں تو باقاعدہ ہر شخص کو کھانا ملتا ہے۔ اور ان کی

رہائش کا انتظام

ہوتا ہے۔ عرسوں میں تو نہ کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ اور نہ رہائش کا انتظام ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی لوگ وہاں پہنچتے ہیں اس لئے یہ چندہ کوئی ایسا بوجھ نہیں جسے خوشی سے برداشت نہ کیا جا سکتا ہو۔ یہاں نہ صرف ہر آنے والے مرد کو کھانا دیا جاتا ہے بلکہ اس کی بیوی کو بھی کھانا دیا جاتا ہے۔ اس کے بچوں کو بھی کھانا دیا جاتا ہے اس کے بھائی بہنوں اور رشتہ داروں کو بھی کھانا دیا جاتا ہے اور اس کے ہم وطنوں کو بھی کھانا دیا جاتا ہے۔ گویا سارے لوگ اس چندہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اگر کچھ رقم بچ جاتی ہے۔ تو وہ تبلیغ اسلام پر خرچ ہوتی ہے۔ پس

ہمارا جلسہ سالانہ

تمام عرسوں میلوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے۔ اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا لمبا تجربہ ہے کہ جو جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے چندہ دیدیتی ہیں وہ تو دیدیتی ہیں۔ اور جو رہ جاتی ہیں۔ وہ رہتی چلی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو بعد میں نظارت بیت المال کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے اور خط و کتابت کرنے پر آخر سال میں چندہ پورا کر دیتی ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے ذمہ دو دو سال کا بقایا چلا جاتا ہے۔ حالانکہ انتظام پر تو بہر حال روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنے والوں کو کھانا دیا جاتا ہے۔ ان کی رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ روشنی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پانی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ صفائی کا انتظام کیا جاتا ہے۔

ضروریات زندگی

انہیں گھر پر پوری کرنی ہوتی ہیں۔ وہ سب یہاں پوری کی جاتی ہیں۔ اگر ہر احمدی یہ سمجھ کر کہ اگر وہ اپنے گھر پر رہتا تب بھی خرچ کرتا۔ اپنی تین دنوں کے کھانے وغیرہ کا خرچ دے دے۔ تو

جلسہ سالانہ کے اخراجات

پورے ہو جاتے ہیں۔ وہ صرف یہ مد نظر رکھ لے۔ کہ اول تو وہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے تین دن کے کھانے کا خرچ جو اس نے گھر میں نہیں کھایا۔ دے دے اور پھر اتنے ہی وہ مہمان سمجھ لے جو بجائے اس کے گھر جانے کے تین چار دن کے لئے سلسلہ کے مہمان بن گئے ہیں۔ اور ان کا بھی خرچ دے دے۔ جیسے ایک گھر کے سات افراد ہیں اور وہ جلسہ سالانہ پر آسکتے ہیں۔ تو وہ سات افراد کے کھانے کا خرچ الگ دے۔ اور سات مہمانوں کا بھی خرچ دے اور سمجھ لے کہ وہ سات مہمان اس کے گھر آئے ہیں۔ گویا وہ چودہ کس کے لئے تین دن کا خرچ دے دے۔ اور سمجھ لے کہ گھر کا خرچ بھی چل گیا۔ اور مہمانوں کا خرچ بھی پورا ہو گیا۔

بعض دوست کہہ سکتے ہیں

کہ یہاں آنے کے لئے جو سفر کرایہ خرچ ہوتا ہے وہ تو ایک زائد بوجھ ہوتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ لیکن سارے سال میں کوئی نہ کوئی سیر بھی لوگ کیا ہی کرتے ہیں۔ اس کو بھی تم سیر ہی سمجھو۔ سیر میں بھی لوگ ریل یا موٹر میں بیٹھ کر سفر کرتے ہیں۔ اور کرایہ پر کچھ نہ کچھ رقم خرچ آتی ہے۔ اور یہاں بھی وہ ریل یا موٹر میں ہی بیٹھ کر آتے ہیں۔ پھر یہ زائد بوجھ کیسے ہوا۔ پھر لوگ اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور یہاں بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سب دوست آپس میں ملتے ہیں۔ پھر یہاں

اتنے نکاح ہوتے ہیں

کہ میرے خیال میں دوسری جگہوں پر سال بھر میں بھی اتنے نکاح نہیں ہوتے۔ جتنے یہاں ایک دن میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہو جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ جب میری صحت اچھی تھی۔ تو قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں مسجد مبارک میں دو دو سو اڑھائی اڑھائی سو بلکہ بعض دفعہ چار چار سو نکاح پڑھا کرتا تھا۔ گویا دوستوں نے شادیوں اور بیاہوں پر اپنی اپنی جگہ جو خرچ کرنا ہوتا ہے وہ بھی یہاں آکر اٹھ جاتا ہے۔ غرض سیر بھی ہو گئی دوستوں سے بھی مل لیا۔ اور شادیوں اور بیاہوں میں بھی حصہ لے لیا۔ اگر یہاں آنے میں کسی کا کچھ زیادہ بھی خرچ ہو جائے تو کیا ہوا۔ اس کے تین چار درہم بھی تو ہو گئے جو اسے بہر حال کرنے پڑتے۔ خواہ وہ جلسہ پر آتا یا نہ آتا۔ کیونکہ اگر کوئی شادی ہوتی ہے تو سارا خاندان مل کر منگنی یا نکاح کے لئے جاتا ہے۔ اور وہ کام یہاں مفت ہو جاتا ہے۔ پھر شادیوں میں مہمان آتے ہیں ان کو کھانا کھلانا پڑتا ہے۔ لیکن یہاں خود شادی والے بھی لنگر میں کھانا کھاتے ہیں اور مہمان بھی لنگر میں کھانا کھاتے ہیں۔ غرض اگر ایک طرف خرچ بڑھتا ہے۔ تو دوسری طرف بھی چار اور کام بھی بغیر خرچ کے ہو جاتے ہیں۔ پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ

جلسہ سالانہ کا چندہ

جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں۔ تا کہ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دے دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر خریدی

جا پڑا۔ قرآن پر بہت کم خرچ آتا ہے۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ قیمت پر چندہ دستیاب کرے تاکہ کارکن سہولت سے چیزیں خرید سکیں

باہر کی جماعتوں کو چاہیئے

کہ وہ جلد سے جلد چندہ جلسہ سالانہ بھجوائیں۔ اور پھر ابھی سے جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری کریں۔ اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو جن کے متعلق ان کا خیال ہو کہ وہ فائدہ اٹھائیں گے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ جو لوگ جلسہ سالانہ پر آجاتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم لوگ بغیر اثر کے جاتے ہیں۔ اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں جو بیعت کر جاتے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر آپ لوگ انہیں اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ جلسہ سننے کا تو انہیں اتنا شوق نہیں ہوتا جتنا جلسوں کو دیکھنے کا۔ لیکن میلہ دیکھنے کا انہیں ضرور شوق ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں کہیں چلو میلہ ہی دیکھ آئیں اور اگر وہ میلہ کے نام پر ہی یہاں آجائیں۔ اور یہاں آکر ان کا

خدا اور اس کے رسول سے میل

ہو جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ پھر ایک یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ جب احمدی جلسہ سے واپس جاتے ہیں اور وہ اپنی مجالس میں ذکر کرتے ہیں کہ وہاں اس دفعہ یہ یہ دین کی باتیں ہوئیں تو غیر احمدیوں میں بھی چونکہ ایمان ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال ہم بھی جلسہ پر چلیں گے لیکن سال کے آخر تک ان کا وہ جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اس لئے سب دوست ابھی سے اپنے دوستوں کو کہنا شروع کر دیں۔ کہ اس سال

جلسہ کے موقعہ پر ضرور چلیں

وہاں جا کر کچھ خدا کی باتیں سن لینا اور اگر تقریریں نہ سننی ہوں تو میلہ ہی دیکھ لینا۔ پس چاہیے وہ کسی ذریعہ سے ابھی انہیں یہاں لانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں سے

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

یعنی شعر و شاعری سے ہمارا کوئی تعلق نہیں لیکن بعض لوگ چونکہ شعر کے شوقین ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ دین کی باتیں شعروں میں سُن لیں تو ہمارا کیا حرج ہے۔ اسی طرح اگر بعض غیر احمدی دوست یہاں میلہ دیکھنے کے لئے ہی آجائیں۔ لیکن یہاں آکر ان کا خدا اور اس کے رسولوں سے میل ہو جائے۔ تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ پس آپ لوگ ابھی سے

اپنے غیر احمدی دوستوں میں تحریک کریں

کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہاں آئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ آپ نے ایک موقعہ پر ایک بڑی دردناک بات بھی فرمائی کہ دوست جلسہ پر ضرور آئیں۔ پتہ نہیں انہیں اگلے سال کے بعد مجھے دیکھنا نصیب ہوتا ہے یا نہیں وہ یہاں آئیں گے تو کم از کم مجھے تو دیکھ لیں گے۔ ہماری جماعت میں کئی لوگ ایسے ہیں جن کے دلوں پر اس فقرہ سے ایسی چوٹ لگی ہے کہ انہوں نے اس وقت سے مرکز میں آنا شروع کیا اور اب تک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر سال مرکز میں آرہے ہیں۔ ۱۸۹۲ء میں پہلا جلسہ سالانہ ہوا تھا۔ اور اب ۱۹۵۶ء آگیا ہے گویا ۶۴ سال ہو گئے۔ مگر بعض لوگ ایسے ہیں جو ۶۴ سال سے متواتر ہر سال جلسہ سالانہ دیکھتے چلے آئے ہیں مثلاً کل ہی

میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے

فوت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ۱۸۹۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی جس پر اب ۶۱ سال گزر چکے ہیں۔ گویا ۱۸۹۵ء کے بعد انہوں نے اکسٹھ جلسے دیکھے۔ ان کے ایک لڑکے نے بتایا کہ والد صاحب کہا کرتے تھے کہ میں نے جس وقت بیعت کی اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی میں نے ایک خواب دیکھا جس میں مجھے اپنی عمر ۵۴ سال بتائی گئی ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو پڑا اور میں نے کہا حضور بیعت کے بعد تو میرا خیال تھا کہ حضور کے الہاموں اور پیشگوئیوں کے مطابق احمدیت کو جو ترقیات نصیب ہونے والی ہیں انہیں دیکھوں گا۔ مگر مجھے تو خواب آئی ہے کہ میری عمر صرف ۵۴ سال ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں

اللہ تعالیٰ کے طریق نرالے ہوتے ہیں

شاید وہ ۵۴ کو ۹۰ کر دے۔ چنانچہ کل جو وہ فوت ہوئے تو ان کی عمر پورے ۹۰ سال کی تھی۔ اس طرح احمدیت کو جو ترقیات ملیں وہ بھی انہوں نے دیکھیں۔ اور ۶۱ جلسے بھی دیکھے۔ ان کے چار بیٹے ہیں۔ جو دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایک قادیان میں درویش ہو کر بیٹھا ہے۔ ایک افریقہ میں مبلغ ہے۔ ایک یہاں تبلیغ کا کام کرتا ہے اور چوتھا گو باقاعدہ مبلغ تو نہیں۔ مگر وہ اب ربوہ آگیا ہے اور یہیں کام کرتا ہے پہلے قادیان میں کرتا تھا۔ لیکن اگر کوئی شخص مرکز میں رہے اور اس کی ترقی کا موجب ہو۔ تو وہ بھی ایک رنگ میں خدمتِ دین ہی کرتا ہے۔ پھر ان کی ایک بیٹی بھی ایک واقف زندگی سے بیاہی ہوئی ہے باقی بیٹیوں کا مجھے علم نہیں۔ بہرحال انہوں نے ایک لمبے عرصہ تک

خدا تعالیٰ کا نشان دیکھا

جب ۵۴ سال کے بعد ۵۵ واں سال گزرا ہوگا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک نشان دیکھ لیا ہے میں نے تو چون سال کی عمر میں مر جانا تھا اب ایک سال جو بڑھا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بڑھا ہے جب چھپنویں کے بعد ستاونواں سال گزرا ہوگا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک اور نشان دیکھ لیا ہے میں نے چون سال کی عمر میں مرجانا تھا مگر اب دو سال جو بڑھے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بڑھے ہیں جب ستاونویں سال کے بعد اٹھاونواں سال گزرا ہوگا تو وہ کہتے ہوں گے میں نے خدا تعالیٰ کا ایک اور نشان دیکھ لیا ہے۔ میں نے چون سال کی عمر میں مرجانا تھا مگر تین سال جو بڑھے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بڑھے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گویا وہ ۳۶ سال تک برابر ہر سال یہ کہتے ہوں گے کہ میں نے خدا تعالیٰ کا نشان دیکھ لیا۔ اور ہر سال جلسہ سالانہ پر ہزاروں ہزار احمدی آتا دیکھ کر ان کا ایمان بڑھتا ہوگا۔ پس

جلسہ سالانہ کو بڑی عظمت حاصل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس اس جلسہ میں شمولیت بڑے ثواب کا موجب ہے اور مومن تو چھوٹے سے چھوٹے ثواب کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دیکھو یہاں جلسہ سالانہ پر آؤ گے تو ایک تو دین کی باتیں سن لو گے دوسرے اپنے نئے احمدی بھائیوں سے مل لو گے یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ آنے کی وجہ سے دوستوں کے کئی قسم کے کام ہو جاتے ہیں۔ پس انہیں چاہیئے کہ وہ ابھی سے

جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری شروع کر دیں

یعنی خود بھی تیاری شروع کر دیں اور جن غیر احمدی دوستوں کو وہ اپنے ساتھ لا سکتے ہوں انہیں بھی ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں اگر تحریک کرنے پر کوئی کہے کہ میں تو احمدی نہیں تو اسے کہو کہ اگر جلسہ نہیں سننا تو میلہ ہی دیکھ لینا اگر تم انہیں دیکھنے کے لئے ہی لے آؤ اور یہاں آکر ان کا خدا اور اس کے رسول سے میل ہو جائے تو کیسا مزا آئے۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم سنایا کرتے تھے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک دفعہ میں نے مسجد مبارک کے سامنے والے چوک میں دیکھا کہ ایک گروہ لوگوں کا لنگر خانہ کی طرف سے آرہا تھا اور ایک گروہ ہائی سکول کی طرف سے آرہا تھا جب دونوں گروہ چوک میں پہنچے تو ایک دوسرے کو دیکھ کر ٹھٹک گئے اور کچھ دیر رکنے کے بعد ایک طرف کے لوگ آگے بڑھے اور دوسرے گروہ کے آدمیوں سے بغل گیر ہو گئے اور پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا حافظ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ نظارہ دیکھ کر تعجب ہوا۔ اور میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ اس پر ایک فریق نے بتایا کہ ہم ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ یہ ہمارے گاؤں میں پہلے احمدی ہوئے تھے اور ہم لوگ پیچھے احمدی ہوئے ہیں۔ جب یہ لوگ احمدی ہوئے تھے تو ہم لوگ طاقتور تھے ہم نے ان کی سخت مخالفت کی اور انہیں اپنے گاؤں سے نکال دیا۔ اس پر یہ کسی اور جگہ چلے گئے۔ اب پندرہ بیس سال کے بعد ہم انہیں اس جگہ ملے ہیں جبکہ ہم بھی احمدی ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہیں دیکھ کر ہمیں رونا آگیا کہ ہم نے انہیں اپنے گھروں سے نکالا تھا لیکن اب ہم بھی احمدی ہو گئے ہیں اور اس جگہ سے فیض لینے آئے ہیں جہاں سے انہوں نے فیض حاصل کیا تھا۔ اب دیکھو انہوں نے دس پندرہ سال سے اپنے ان رشتہ داروں کو نہیں دیکھا تھا لیکن قادیان میں ان کا ملاپ ہو گیا اسی طرح اگر تم اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی

ساتھ لاؤ گے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھی محبت پیدا کر دے اور ان کا تعلق جاتا رہے۔ دلوں میں محبت پیدا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور جب وہ کسی دل میں محبت پیدا کرتا ہے۔ تو انسان حیران رہ جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب غزوہ حنین کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ کے ساتھ مکہ کے نو مسلم بھی شامل ہو گئے تاکہ وہ جنگ کے میدان میں اپنے جوہر دکھائیں اور عربوں پر اپنا رعب بٹھائیں۔ انہی میں شیبہ نامی ایک شخص بھی تھا وہ کہتا ہے میں بھی اس لڑائی میں شامل ہوا مگر میری نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقعہ پا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دوں گا۔ جب لڑائی تیز ہو گئی اور ادھر کے آدمی ادھر کے آدمیوں میں مل گئے تو میں نے تلوار کھینچی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونا شروع کیا۔ اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اور آپ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اٹھ رہا ہے جو قریب ہے کہ مجھے بھسم کر دے۔ اس کے بعد مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی کہ شیبہ میرے قریب ہو جاؤ۔ میں جب آپ کے قریب گیا تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور کہا اے خدا شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔ شیبہ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ہی میرے دل سے تمام دشمنیاں اور عداوتیں اڑ گئیں اور آپ کی محبت میرے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر گئی۔ پھر آپ نے فرمایا شیبہ آگے بڑھو اور لڑو۔ تب میں آگے بڑھا اور اس وقت میرے دل میں سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہ تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بچا لوں۔ اگر اس وقت میرا باپ بھی زندہ ہوتا اور میرے سامنے آجاتا تو خدا کی قسم میں اپنی تلوار سے اس کا سر کاٹنے میں ذرا بھی دریغ نہ کرتا۔ اس قسم کے نظارے مرکز میں آنے پر ہی نظر آ سکتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے بعض لوگوں میں بڑی بڑی دشمنیاں تھیں مگر وہ یہاں آئے تو ان کے دلوں سے پرانے بغض نکل گئے۔ اور اپنے بھائیوں کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو گئی۔ پس آپ لوگ جلسہ سالانہ پہ آنے کی کوشش

کریں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ ہمارا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو یہاں آتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہو کر جاتے ہیں۔ پس آپ لوگوں کو کثرت کے ساتھ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو تحریک کرنی چاہیئے اور انہیں یہاں لانا چاہیئے۔ ممکن ہے خدا تعالیٰ نے یہی موقعہ ان کی ہدایت کے لئے رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے طریق نرالے ہوتے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے۔ ممکن ہے جس کو آپ باوجود کوشش کے احمدی نہ بنا سکے تھے۔ وہ یہاں آ کر احمدی ہو جائے مجھے ایک احمدی نوجوان نے ایک واقعہ سنایا کہ میں اپنے ایک دوست کو جلسہ پر لایا۔ وہ پہلے بہت مخالفت کیا کرتا تھا وہ یہاں آیا اس نے جلسہ سنا اور واپس چلا گیا مگر اس نے بیعت نہیں کی۔ اگلے سال پھر جلسہ سالانہ آیا تو میں نے کہا اس دفعہ بھی جلسہ پہ چلو کرایہ میں دے دوں گا وہ کہنے لگا میں تو اپنے کرایہ پہ جاؤں گا۔ وہاں تو

خدا تعالیٰ کی باتیں

ہوتی ہیں۔ ان کے سننے کے لئے میں تمہارے کرایہ پہ نہیں بلکہ اپنے کرایہ پہ جاؤں گا۔ غرض اللہ تعالیٰ اس طرح دلوں کو ٹھیک کر دیا کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ پانچ پانچ سال تک جلسہ پر آتے رہے۔ لیکن انہوں نے بیعت نہ کی۔ بعد میں آ کے بیعت کر لی اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے پہلے سال ہی بیعت کر لی۔ مجھے یاد ہے منصوری کے ایک دوست سید عبدالوحید صاحب بیعت کے لئے آئے ان کے بھائی سید عبدالمجید صاحب پہلے سے احمدی تھے۔ سید عبدالوحید صاحب کا لڑکا فضل الرحمٰن فیضی بڑا مخلص احمدی ہے۔ اور منصوری میں رہتا ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر آئے تھے۔ بیعت کے لئے انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور رونے لگ گئے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے تو ان کے بھائی نے بتایا کہ یہ بڑے سخت مخالف تھے اور میرے ساتھ احمدیت کی وجہ سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اس کے بعد ان میں اب تغیر پیدا ہوا کہ یہ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ اور اب بیعت کر رہے ہیں۔ غرض وہ یہاں آئے اور احمدی ہو گئے پھر جب تک زندہ رہے احمدیت میں بڑے اخلاص سے زندگی گزاری۔ اب ان کی اولاد بھی بڑی مخلص ہے۔ پس آپ لوگوں کو یہ موقعہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے اور اس سے زیادہ

سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دوستوں کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ

پہلے سے کئی گنا زیادہ تعداد میں جلسہ پہ آئیں

اور پہلے سے کئی گنا زیادہ اخلاص لے کر جائیں اور پھر وہ خود بھی اور ان کی بیویاں بھی اور ان کے بچے بھی ایسا ایمان اپنے اندر پیدا کریں جو پہاڑ سے بھی زیادہ بلند ہو۔ اور دنیا کی کوئی محبت اور تعلق اس محبت اور تعلق کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔ جو انہیں سلسلہ اور اسلام سے ہو۔ آمین

(الفضل ۲۵؍۱۱؍۵۹)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان یکم دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت (عہد الفضل) میں محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے شائع شدہ ڈاکٹری رپورٹیں مظہر ہیں کہ

مورخہ ۲۱ و ۲۲ نومبر کو حضور کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی اس کے علاوہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔

ربوہ مورخہ ۲۳ نومبر تا ۲۵ نومبر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی رات نیند اچھی آجاتی رہی۔

ربوہ ۲۷ نومبر۔ کل حضور کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی رات نیند اچھی آگئی۔

ربوہ ۲۸ نومبر (دس بجے صبح) کل بعد دوپہر حضور کو کچھ اعصابی ضعف اور بے چینی کی شکایت رہی رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

اجتماعی دعا

حیدرآباد دکن حسب پروگرام ۲۱/۲۲ نومبر کی درمیانی شب بھی مقامی خدام اور اطفال کی ایک کثیر تعداد احمدیہ جوبلی ہال میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں کی خاطر جمع ہوئے۔ چنانچہ نماز عشاء تہجد اور فجر باجماعت ادا کی گئیں۔ اور حضور کے لئے دردمندی سے دعائیں کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور حضور کو جلد کامل شفاء عطا فرمائے

آمین

خاکسار محمد صدیق قائد مجلس خدام الاحمدیہ
حیدرآباد و سکندرآباد دکن۔

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر اخبار بدر کا ایک خاص نمبر شائع کیا جائے گا انشاء اللہ۔ اس سلسلہ میں مضمون نگار حضرات اور سلسلہ کے شعراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے قیمتی مضامین اور بلند پایہ منظوم کلام بلا تاخیر جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ:- مورخہ ۱۷/۱۲/۵۹ کی اشاعت مورخہ ۱۰/۱۲/۵۹ میں ضم کر دی جائے گی اس طرح مورخہ ۱۰ دسمبر کو پرچہ الگ شائع نہیں ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(ادارہ)

حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ نے اس زمانہ کے حالات کے مطابق قرآن مجید کے علوم کو پیش فرمایا

آپ اس زمانہ میں تعلق باللہ کے سب سے بڑے مظہر تھے آپ کے لٹریچر کے ذریعہ ہم نے زندہ خدا کی زندہ تجلی کا مشاہدہ کیا

اسلام کو سمجھنے اور اسے پھیلانے کے لئے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ اور انکی اشاعت نہایت ضروری ہے

مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی حقیقت افروز تقریر

مورخہ ۲۱ر اکتوبر کو مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے اجلاس اول میں شوریٰ کی کارروائی کے دوران جبکہ اشاعت لٹریچر کے چندہ کا سوال زیر بحث تھا محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہمیت کے موضوع پر ایک مختصر مگر نہایت اہم تقریر فرمائی تھی جو اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسے ہر فرد جماعت تک پہنچایا جائے اور بار بار پہنچایا جائے۔ اس تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

موجودہ زمانہ کے مسائل اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپ نے فرمایا۔ اس زمانہ میں صحیح رنگ میں اسلام کو سمجھنے اور اسے پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے مطالعہ اور اس کی اشاعت کی خاص طور پر بہت ضرورت ہے۔ یقین جانیئے کہ شہد کی مکھیوں کے چھتے میں اتنا خالص شہد نہیں ہوتا جتنا خالص اسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لٹریچر میں پیش فرمایا ہے۔ دنیا کے مسائل ہر وقت بدلتے چلے جاتے ہیں۔ ہر صدی کے مسائل الگ ہوتے ہیں بلکہ اس سال کے جو مسائل ہیں وہ اگلے سال نہیں ہوں گے۔ اگلے سال کے مسائل اور ہوں گے اور اس سے اگلے سال ان کی نوعیت بالکل اور ہوگی۔ انہی بدلتے ہوئے حالات اور بدلتے ہوئے ... بدلتے ہوئے مسائل کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے بھی اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی راہ نمائی کے لئے ہر صدی میں ایک الگ مجدد بھیجنے کا انتظام فرمایا۔ جو اس بات کا اہل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد پا کر اس زمانہ اور اس صدی کے حالات کے مطابق قرآن مجید کے علوم اور اس کے مطالب پیش کرے۔ اور دنیا کی راہ نمائی کرے۔ اس صدی کے مصلح چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اس لئے اس زمانہ کے مخصوص مسائل کو اگر اسلام کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے تو وہ حل یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر میں ہی مل سکتا ہے اور کہیں نہیں مل سکتا۔

اللہ تعالیٰ کے دو قانون

محترم صاحبزادہ صاحب نے اس امر کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ دنیوی علوم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا قانون اور ہے اور دینی اور قرآنی علوم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا الگ قانون ہے۔ اس فرق کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ دنیوی علوم کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو شخص بھی ذہین ہوگا اور بہت محنت اور دلچسپی کے ساتھ ان علوم کا مطالعہ کرے گا۔ وہ اپنے اعمال و خیالات کے لحاظ سے خواہ کیسا ہی ہو وہ ان پر اپنی محنت اور استعداد کے مطابق حاوی ہو جائے گا۔ لیکن قرآنی علوم کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو قانون بنایا ہے وہ یہ ہے کہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ کہ جب تک کوئی شخص پاکیزہ اور صالح اعمال بجا نہ لائے گا اور ان پاکیزہ اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم نہ کرے گا۔ وہ خواہ کتنا ہی ذہین ہو اور علوم کو حاصل کرنے کی کتنی ہی استعداد رکھتا ہو۔ وہ قرآنی علوم پر ہرگز حاوی نہیں ہو سکتا۔

یہ ایک اٹل قانون ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا اور کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کر کے قرآنی علوم حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک دنیا کی تاریخ میں کوئی شخص بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے یہ دعوے کیا ہو کہ گو میں مطہر نہیں ہوں۔ اور گو میرا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن میں نے قرآن مجید کے علوم کو خوب سمجھ لیا ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے جھوٹے ہوئے گئے۔ لیکن تاریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھ لیں کوئی ایک بھی ایسا شخص آپ کو نہیں ملے گا جو یہ کہہ سکے کہ گو میرا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن میں نے قرآن مجید کے علوم و مطالب کو خوب سمجھ لیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابدی حفاظت کا وعدہ فرمایا تو ساتھ ہی (اپنے اس قانون کی وجہ سے) ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجنے کا انتظام بھی کیا جو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق رکھنے کی وجہ سے قرآنی علوم کو اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق پیش کرنے کا اہل ہوتا ہے۔

مذہب کی اصل روح تعلق باللہ ہے

خلاصہ یہ ہے کہ مذہب کی اصل روح اور اصل جڑ تعلق باللہ ہے۔ اگر تعلق باللہ نہ رہے تو مذہب مذہب نہیں بلکہ مذہب ایک فلسفہ رہ جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد صرف اسلامی تعلیم ہی ہے جس پر عمل کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اس پر خود مسلمانوں میں بہت سا اختلاف پایا جاتا رہا ہے۔ اس اختلاف کو دور کر کے صحیح اور سچی اسلامی تعلیم کو وہی پیش کر سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے وعدہ کے مطابق اس زمانہ میں بطور مجدد بھیجا گیا۔ وہی اس زمانہ میں تعلق باللہ کا سب سے بڑا مظہر ہو سکتا ہے اس لئے وہی اس زمانہ کے مخصوص مسائل اور مخصوص الجھنوں کے متعلق صحیح تعلیم کو پیش کرنے کا اہل ہے۔ اگر یہ درست ہے کہ اسلام ادیانِ حاضرہ کے تمام مسائل کو اور تمام مشکلات کو بخوبی حل کر سکتا ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اسلام کی وہی تشریح اور قرآن کریم کا وہی مفہوم دنیا کے موجودہ مسائل کو حل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے جو اس صدی کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لٹریچر میں پیش فرمایا ہے۔

دنیا اسلام کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہوگی

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔ پس حق یہ ہے کہ اس زمانہ میں جو مسائل بھی ہمارے سامنے آ چکے ہیں یا آ رہے ہیں انہیں اگر اسلام کی اور قرآن کریم کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے تو وہ حل سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے اور کہیں نہیں مل سکتا۔ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کا بغور مطالعہ بالالتزام مطالعہ کریں اور اس لٹریچر کی وسیع سے وسیع اشاعت کریں تاکہ انسانیت کی موجودہ مشکلات حل ہوں مصائب کے بادل چھٹیں اور دنیا میں صحیح معنوں میں اطمینان اور امن و سکون کا دور دورہ ہو۔ دنیا اس وقت مختلف مادی فلسفوں کے تجربے کر رہی ہے اور انہی کے ذریعہ اپنی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ انشاء اللہ جلد وہ وقت بھی آئے گا جبکہ دنیا اپنے ان تجربوں میں ناکام ہو جائے گی اور تھک کر مجبور ہوگی کہ اسلام کی طرف توجہ کرے اور قرآن کی رہنمائی میں اپنے مسائل کو حل کرے تب اسے اعتراف کرنا پڑیگا کہ اسکی صحیح راہنمائی اسلام کے اسی مفہوم اور قرآن کے انہی مطالب نے کی ہے جسے اس زمانہ کے مصلح مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا۔ اس وقت دنیا کے حالات جو رخ اختیار کر رہے ہیں انہیں دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو خاص طور پر محسوس کرنا چاہیئے ہر فرد جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس پاکیزہ اور مقدس لٹریچر کا مطالعہ اپنا معمول بنائے اور اس کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔

اللہ تعالیٰ کی زندہ تجلّی

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جلتی ہوئی شمع ہمارے ہاتھ میں دی ہے اس شمع کی موجودگی میں اگر ہم اپنے دوسرے ہاتھ سے ایک موم بتی تھام لیتے ہیں تو یہ ہماری بیوقوفی ہوگی۔ پس جب بھی ہمارے سامنے اشاعت لٹریچر کا سوال آئے تو اسی وقت ہمارے دماغ میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے اور کوئی آنا ہی نہیں چاہیئے۔ یہی وہ زندگی بخش لٹریچر ہے جس کی بدولت ہم نے زندہ اسلام اور زندہ رسول کو پایا اور زندہ خدا کو دیکھا۔ ہم میں سے ہر فرد ذاتی طور پر یہ شاہد ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدولت اللہ تعالیٰ کی زندہ تجلیوں کو اپنی زندگیوں میں جلوہ گر ہوتے دیکھا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اس تجربہ اور مشاہدہ کو بار بار دنیا کے سامنے رکھیں اور اسے بتائیں کہ تعلق باللہ کے بغیر زندگی زندگی نہیں رہتی اور یہ تعلق باللہ قرآن کی محبت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور اس زمانہ میں محبت قرآن اور عشق رسولؐ کی حقیقی چاشنی صرف احمدیت ہی کی بدولت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کے ذریعہ ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

(الفضل)

مکرم سید مدار صاحب شموگہ ۰۰ — ۶

" عبد الرزاق صاحب " ۰۰ — ۶

بچگان فرزندگان ۰۰ — ۶

" ایم کریم خانی صاحب " ۰۰ — ۶

" اختر حسین صاحب " ۰۰ — ۶

" سید منیر احمد صاحب " ۰۰ — ۶

فرزندان عبد الجلیل صاحب " ۰۰ — ۶

منظور احمد صاحب و بشیر احمد صاحب ۰۰ — ۶

" شفیع احمد صاحب " ۵۰ — ۶

" سید محمد جعفر صادق صاحب

معہ اہلیہ صاحبہ " ۰۰ — ۶

" سید خلیل احمد صاحب " ۰۰ — ۶

" سید عبد القادر صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ اہلیہ سید مدار صاحب " ۰۰ — ۶

مکرم عبد الصمد صاحب " ۰۰ — ۶

" لطف اللہ صاحب شریف " ۰۰ — ۱

" بی دستگیر صاحب " ۰۰ — ۶

" سید نذیر احمد صاحب معہ

اہلیہ صاحبہ " ۰۰ — ۶

" میر عبد الجلیل صاحب " ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ سورب

مکرم محمد عثمان صاحب سورب ۱۲ — ۱۲

" عبد الرحمٰن صاحب " ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ مدراس

مکرم مولوی محمد صاحب مدراس ۰۰ — ۶

" مولوی محمد نعیق صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ نعیمہ بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ کنانور و کوڈالی (مالابار)

مکرم ایم محمود صاحب کنانور ۰۰ — ۶

" مولوی عبد اللہ صاحب مالابار ۰۰ — ۶

" کے پی امیر صاحب

کنٹ ڈی جنوبی ہند ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ یادگیر

مکرم شیخ محمد عبد الحی صاحب یادگیر ۰۰ — ۶

" غلام حسین صاحب " ۰۰ — ۶

" لئیق احمد صاحب ہوڈری " ۰۰ — ۶

" خورشید احمد صاحب " ۰۰ — ۶

" بشیر الدین احمد صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی

فیض احمد صاحب " ۰۰ — ۶

" محمد اسمٰعیل صاحب غوری " ۰۰ — ۶

مکرمہ رسول بی بی صاحبہ " ۰۰ — ۶

" خواجہ بیگم صاحبہ " ۳۱ — ۶

" عزیزہ بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

" عبد الحفیظ صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت

مکرم اکبر حسین صاحب " ۰۰ — ۶

" نعمت اللہ صاحب غوری " ۰۰ — ۶

" رفعت اللہ صاحب " ۰۰ — ۳

مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ

اکبر حسین صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ

نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر ۰۰ — ۶

مکرم اسد اللہ صاحب " ۰۰ — ۶

" رحمت اللہ صاحب " ۲۵ — ۶

" خواجہ محمد غوری صاحب " ۰۰ — ۶

" عبد الحفیظ صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ آصفہ بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

" بشریٰ بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

" بشیر احمد صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

" امۃ المنیر بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

" سعید احمد صاحب " ۰۰ — ۶

" وسیم احمد صاحب " ۰۰ — ۶

" نسیم احمد صاحب " ۰۰ — ۶

" فہیم احمد صاحب " ۰۰ — ۶

مکرمہ بی بی بنت رشید صاحب " ۰۰ — ۶

مکرم مولوی سید حسین صاحب " ۰۰ — ۶

" نذیر احمد صاحب " ۰۰ — ۳

" شیخ چاند صاحب " ۰۰ — ۲

" محمد ادریس صاحب " ۰۰ — ۱۲

مکرمہ امۃ الحی صاحبہ " ۰۰ — ۱۲

" عائشہ صدیقہ صاحبہ " ۰۰ — ۱۲

" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " ۰۰ — ۱۲

مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " ۰۰ — ۱۲

مکرمہ انیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ

رحمت اللہ صاحب " ۰۰ — ۱۲

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

" سید محمد ادریس صاحب " ۰۰ — ۱۰

مکرمہ والدہ محمد اسمٰعیل صاحب " ۰۰ — ۶

" فیض احمد صاحب پٹواری " ۵۰ — ۵

" محمد عثمان صاحب " ۰۰ — ۶

" عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم " ۰۰ — ۶

" مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ " ۰۰ — ۶

" محمد جعفر صاحب " ۲۵ — ۶

" عبد اللطیف صاحب ولد

عبد الحی صاحب " ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ پٹنہ

مکرم سید اختر احمد صاحب پٹنہ ۰۰ — ۶

مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید اختر حسین صاحب ۰۰ — ۶

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۰۰ — ۶

" مسیح الموعود علیہ السلام ۰۰ — ۶

مکرمہ والدہ صاحبہ مرحومہ

سید اختر حسین صاحب ۰۰ — ۶

مکرم سید اعجاز احمد صاحب مرحوم ۰۰ — ۶

مکرمہ دادی مرحومہ سید اختر احمد صاحب ۰۰ — ۶

" چھوٹی آپا صاحبہ " " ۰۰ — ۶

مکرم مولوی ارادت حسین صاحب ۰۰ — ۶

جماعت مظفر پور

مکرم سید شہاب الدین صاحب ۰۰ — ۱۰

مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید

شہاب الدین صاحب ۰۰ — ۱۰

جماعت احمدیہ پینگاڈی

مکرم ایم ابراہیم صاحب کٹی ۹/-

" بی وی کٹی عبد اللہ صاحب ۰۰ — ۶

" ایم ابراہیم صاحب ۵۰ — ۱۲

" اے سلیمان صاحب معہ بچگان واہلیہ صاحبہ ۱۸/-

" اے پی احمد کویا صاحب ۰۰ — ۶

" پی عبد الرحمٰن صاحب ۰۰ — ۶

" محمد علی صاحب گڈو ۰۰ — ۶

" کے سی عبد اللہ صاحب ۰۰ — ۷

" بی احمد صاحب ۵۰ — ۶

مکرم بی بی عبد الرحیم صاحب ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ چوودار

مکرم فضل الرحمٰن صاحب ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ ویلو درگ

مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ ۲۵ — ۶

جماعت احمدیہ بنگلور

مکرم صدیق امیر علی صاحب معہ اہل وعیال ۰۰ — ۲۵

" احمد حسین صاحب معہ فیملی ۲۵ — ۶

جماعت احمدیہ کانپور

مکرم محمد سعید صاحب سولیجہ کانپور ۰۰ — ۶

" محمد اسمٰعیل صاحب اکبر پوری ۰۰ — ۶

ابن حاجی صاحب ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ حیدر آباد

مکرم سید عبد الہادی صاحب ۰۰ — ۱۲

" اعجاز حسین صاحب ۰۰ — ۱۲

" ہدایت علی صاحب ۰۰ — ۶

اہل وعیال مکرم ہدایت علی صاحب ۰۰ — ۶

" عبد الحی صاحب یادگیر ۰۰ — ۶

" محترم عبد اللہ صاحب بی ایس سی

ایل ایل بی معہ خاندان ۰۰ — ۱۲

" غلام حسین صاحب غلام دستگیر صاحب ۰۰ — ۶

" محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب ۰۰ — ۱۲

" سید محمد عقیل صاحب ۰۰ — ۷

" عبد الماجد سید محمد عقیل صاحب ۰۰ — ۶

" سید عبد الحی صاحب ۰۰ — ۶

جماعت کرونا گاپلی

مکرم شمس الدین صاحب ۰۰ — ۱۲

جماعت احمدیہ ورنگل

مکرم داؤد احمد صاحب ابن حضرت عرفانی صاحب مرحوم ۰۰ — ۶

مکرمہ والدہ صاحبہ مرحومہ اہلیہ حضرت عرفانی صاحب ۰۰ — ۶

" برادرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم ۰۰ — ۶

" فیروز علی صاحب مرحوم خسر ۰۰ — ۶

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرحومہ فیروز علی صاحب (خوشدامن صاحبہ) ۰۰ — ۶

مکرم داؤد احمد صاحب عرفانی ۰۰ — ۶

مکرمہ بلقیس زہرہ اہلیہ داؤد احمد عرفانی ۰۰ — ۶

مکرمہ لئیقہ سلطانہ صاحبہ بنت داؤد احمد صاحب عرفانی ۰۰ — ۶

مکرم فیروز احمد صاحب عرفانی ابن داؤد احمد صاحب ۰۰ — ۶

مکرمہ سعیدہ سلطانہ بنت داؤد احمد صاحب ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ خانپور ملکی

مکرم عبد الغفور صاحب معہ بچگان رفقاء مالی اللہ ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ۰۰ — ۴۵

" حسن محمد صاحب سیکرٹری مال ۰۰ — ۱۵

" محمد عبد الغنی صاحب ۰۰ — ۲۴

" راج محمد صاحب ۰۰ — ۱۵

" مولانا شریف صاحب معہ اہل وعیال ۰۰ — ۱۰

" منشی محمد اکبر صاحب ۸/-

" محمد اکبر علی صاحب (غیر احمدی) ۰۰ — ۶

" بشیر احمد صاحب غوری معہ اہل وعیال ۰۰ — ۶

" امیر احمد صاحب ۰۰ — ۶

مکرم محمد ابراہیم صاحب چنتہ کنٹہ ۰۰ — ۶

" محمد یوسف صاحب امیر " ۰۰ — ۶

" نور احمد صاحب " ۰۰ — ۶

" محمد قاسم صاحب ۰۰ — ۶

" منشی عبد الکریم صاحب کوڑنگل ۰۰ — ۶

" حسن احمد صاحب خوردہ ۰۰ — ۶

" سراج احمد صاحب ۰۰ — ۹

" منشی عبد القادر صاحب (غیر احمدی) ۰۰ — ۶

" منشی عبد القدیر صاحب ۰۰ — ۱۰

" عبد السلام صاحب ۰۰ — ۹

" محمد جہانگیر صاحب ۶/- مکرم عبد الکریم صاحب ۰۰ — ۶

" عبد الغفور صاحب ۱۲/- " سیٹھ معین الدین صاحب ۰۰ — ۳۰

" عبد الصمد صاحب ۱۲/- " باشو میاں صاحب کلانی ۰۰ — ۱۵

" مکرم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم ۲۰/-

جماعت احمدیہ چیمبہ ۔ مکرم ستری غلام رسول صاحب ۷/-

جماعت احمدیہ مونگھیر صوبہ بہار بیگو سرائے

مکرم نصیر الدین صاحب بیگو سرائے مرحوم ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ جمشید پور

مکرم سید سلیمان صاحب جمشید پور ۷/- مکرم مبارک علی صاحب ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ آسنور

مکرم عبد المنان صاحب ڈار ۰۰ — ۶

جماعت بسنہ ریاسے پور

مکرم ظہور الحسن صاحب بسنہ ۶/- مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ والدہ ۵ — ۱۲/-

" سید اقبال الدین صاحب ۱۲/- مکرم منصور احمد صاحب ۰۰ — ۴

" منظور احمد صاحب ۴/- " ظفر احمد صاحب ۰۰ — ۴

جماعت احمدیہ جے پور

مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب ۱۲/- مکرمہ اہلیہ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ۶/-

جماعت احمدیہ کیرنگ

مکرم مولوی عزیز الدین صاحب ۶/- مکرم محمد اقبال خان صاحب ۶/-

" بشیر خان صاحب ۶/- مکرم بہادر صاحب و مکرم مشتاق صاحب ۱۰/-

مکرمہ صاحبان بی بی صاحبہ ۶/- مکرمہ والدہ صاحبہ مبارک محمد صاحب ۶/-

جماعت احمدیہ مرکرہ

مکرم بی محمد علی صاحب ۱۲/- مکرمہ اہلیہ صاحبہ معہ بچگان ۱۲/-

" بی ایچ اسمٰعیل صاحب ۶/- مکرمہ اہلیہ صاحبہ معہ بچگان ۱۲/-

" سی کے فخر الدین صاحب ۶/- " کے ایچ فخر الدین صاحب ۶/-

" این زین الدین صاحب ۶/- " ایم ای محمود صاحب ۶/-

جماعت احمدیہ رانچی

مکرمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ ۷/- مکرم اسرار محمد صاحب ۷/-

مکرم انوار محمد صاحب ۰۰ — ۷

جماعت احمدیہ بڑہ پورہ (بھاگلپور)

مکرم محمد ابراہیم صاحب ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

مکرم امام الدین صاحب ۱۲/-

جماعت احمدیہ لونجہ

مکرم خادم حسین صاحب کالا بن یارکنڈی ۰۰ — ۶

" محمد صدیق صاحب ثانی ناظر ڈسی سی آفس لونجہ ۷/-

جماعت احمدیہ مالکا گوڑا ۔ مکرم مرزا خیر علی بیگ صاحب ۸/-

جماعت احمدیہ گونڈہ

مکرم عبد الرزاق صاحب ۵۰ — ۶ مکرم مرزا امیر بیگ صاحب ۱۲/-

جماعت احمدیہ سورت ۔ مکرم عبد الغنی صاحب گھنانی ۶/-

جماعت کشن گڑھ مکرم نظیر بیگ صاحب ۰۰ — ۶

جماعت آسکا ۔ مکرم سید غلام الدین احمد صاحب ۶/-

جماعت عبدل رہ اہ

مکرم عبد الرحمٰن صاحب نانی ۶/- مکرم عبد اللہ صاحب ۶/-

جماعت بجو پورہ ۔ مکرم حاجی بشیر احمد صاحب ۶/-

جماعت احمدیہ موگرال

مکرم عبد القادر صاحب ۱۲/- مکرم یعقوب صاحب ۲۵ — ۶

مکرمہ ... صاحبہ اہلیہ صدیق امیر علی صاحب ۰۰ — ۶

جماعت کٹک ۔ مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب ۰۰ — ۵۱

جماعت احمدیہ بمبئی

مکرم بشیر محمد خان صاحب ۶/- مکرم پی عبد الرزاق صاحب ۶/-

" علم الدین صاحب ۶/- مکرم عبد الغفور صاحب ۶/-

" عبد الغفور صاحب ۶/- مکرم عبد القادر صاحب ۶/-

" محمد سلیمان صاحب ۶/- " پی کے سلیمان صاحب ۶/-

جماعت رانچی مکرم مولوی محمد آکو صاحب ۰۰ — ۶

جماعت احمدیہ منگلور

مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب ۶/- مکرم بی ایم عبد الرحیم صاحب

سیکرٹری مال ۶/- مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۷/-

وقف جدید کی اہمیت اور احباب سے التماس

مقررہ میعاد کے اندر پورا چندہ ادا کرنیوالے احباب کی فہرست

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جماعت میں تعلیمی۔ تبلیغی۔ تربیتی اعتبار سے خاص بیداری اور جوش عمل پیدا کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے وقف جدید کی نئی سکیم ۱۹۵۷ء میں جاری فرمائی تھی اور اس تحریک کی اہمیت اور فائدہ کے پیش نظر اس کو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید سے علیحدہ تنظیم بنانے کا ارشاد فرمایا تھا چنانچہ قادیان میں بھی وقف جدید انجمن احمدیہ کے نام سے اس کا اجراء کر کے کام شروع کیا گیا اور خدا تعالے کے فضل سے حسب گنجائش بجٹ اس کے نتائج بہتر نکل رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا منشاء ہے کہ اس سکیم کے ماتحت مختلف حلقوں میں واقفین کو پھیلایا جاوے اور ہر مرکز سال میں پانچ ہزار آدمیوں کو اسلام میں پختہ کرے اور ان کی اصلاح و تعلیم کو مکمل کرے۔

دفتر وقف جدید کے ماتحت اس وقت تک بجٹ کے مطابق صرف تین معلّم ہندوستان میں رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں تین معلّم کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور چالیس۔ پچاس کروڑ کی آبادی کے لئے لاکھوں معلّموں کی ضرورت ہے اس لئے اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضور کے ارشادات کی روشنی میں مندرجہ ذیل طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ (۱) ہر احمدی خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا مرد ہو یا عورت اس سکیم کے ماتحت حصہ لے اور سال میں کم از کم مبلغ ۶/- روپیہ چندہ یکمشت یا بالاقساط ادا کرے۔

(۲) جن احباب کو اللہ تعالے توفیق دے وہ چھ روپیہ سالانہ سے زائد رقم کا وعدہ اور ادائیگی کر کے زیادہ ثواب کے مستحق ہوں اور خاندان کے ہر فرد کو اس تحریک میں شامل فرمائیں۔

(۳) زمیندار احباب اپنی زمینوں کا ایک حصہ اس سکیم کے ماتحت وقف کریں اور اسکی سالانہ آمدنی دفتر وقف جدید میں سکیم کے ماتحت ادا فرمادیں۔

(۴) جو احباب مبلغ ۶/- روپیہ کی ادائیگی کی اکیلے توفیق نہیں رکھتے ہوں وہ ایک سے زائد افراد مل کر مبلغ ۶/- روپیہ سالانہ کی رقم پوری کر دیں۔

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں ہر فرد جماعت کے لئے اس سکیم کے ماتحت حصہ لینا بہت آسان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کا کوئی فرد بھی ایسا نہ ہوگا جس پر اس سکیم کی اہمیت واضح ہو جائے۔ اور وہ حصہ لے کر اپنے امام ایدہ اللہ تعالے کی آواز پر لبیک نہ کہے گا اور حضور کی دعاؤں میں حصہ نہ لے گا۔

امید ہے کہ احباب اس مبارک تحریک میں خود بھی شامل ہوں گے اور دوسرے احباب پر بھی اسی سکیم کی اہمیت واضح کر کے اس میں شامل ہونے کی تحریک کر کے اپنے آپ کو اور دوسرے احباب کو ثواب کا مستحق بنائیں گے۔ جملہ مبلغین، صدر صاحبان اور جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اس سکیم کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالے آپ سب کے ساتھ ہو اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ (آمین)

مرزا وسیم احمد انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

فہرست احباب جنہوں نے اندر میعاد پورا چندہ ادا کر دیا ہے!

قادیان

مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان ۶-۰۰
〃 صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب 〃 ۱۲-۰۰
〃 ملک صلاح الدین صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 چوہدری فیض احمد صاحب 〃 ۶-۲۶
〃 مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل 〃 ۶-۰۰
〃 فہیم اللہ صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 قاضی شاد بخت صاحب عباسی 〃 ۶-۰۰
خدیجہ بیگم مرحومہ اہلیہ قاضی شاد بخت صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 حاجی محمد دین صاحب 〃 ۶-۲۵
〃 شیخ محمد ابراہیم صاحب نومسلم 〃 ۶-۰۰
〃 محمد ابراہیم صاحب غالب 〃 ۶-۰۰
〃 بشیر احمد صاحب گیانی 〃 ۷-۰۰
〃 مولوی الہ دین صاحب زائرین آف شاہدرہ 〃 ۷-۰۶
منشی بقعہ محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۶-۰۱
〃 عبد الرحیم صاحب افغان 〃 ۶-۰۰

مکرم قریشی سعید احمد صاحب قادیان ۸-۵۰
〃 بہادر خان صاحب 〃 ۸-۱۲
〃 مستری محمد دین صاحب 〃 ۷-۰۰
〃 بابا الٰہی بخش صاحب بہشتی مقبرہ 〃 ۷-۰۰
〃 چوہدری محمد طفیل صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 محمد دین صاحب دفتر بدر 〃 ۱۲-۵۰
〃 سید شہامت علی صاحب پریعا کہ 〃 ۶-۵۰
〃 نواب خان صاحب 〃 ۶-۵۰
〃 سکندر خان صاحب کلرک بہشتی مقبرہ 〃 ۶-۰۰
〃 مولوی محمد اسحاق صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 حاجی فضل محمد صاحب 〃 ۶-۵۰
〃 مولوی محمد صادق صاحب ناقد 〃 ۸-۰۰
〃 ماسٹر نثار احمد صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 محمد شفیع صاحب عابد 〃 ۶-۰۰
〃 بابا نور محمد صاحب باورچی 〃 ۶-۰۰
〃 شاہ محمد صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 بابا محمد دین صاحب ناصر آبادی 〃 ۹-۰۰
〃 سید عبد الحی صاحب ہیڈ ماسٹر 〃 ۷-۰۰

مکرم چراغ دین صاحب قادیان ۶-۰۰
〃 محمد شفیع صاحب دوکاندار 〃 ۲-۰۰
〃 مولوی عبد اللطیف صاحب مبلغ 〃 ۱۰-۰۰
〃 محمد سعید صاحب 〃 ۷-۰۰
〃 ڈاکٹر مسعطر دین صاحب 〃 ۸-۵۰
〃 مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ 〃 ۶-۰۰
مکرمہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت 〃 ۶-۰۰
مکرمہ محترمہ سیدہ امتہ القدوس صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب 〃 ۶-۶۹
مکرمہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عاجز صاحب 〃 ۸-۰۰
〃 اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ فضل الرحمن 〃 ۶-۰۶
〃 ربیعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب 〃 ۶-۰۰

سونگھڑہ

مکرم حسام الدین صاحب سونگھڑہ ۶-۰۰

مکرم سید محمد دین صاحب رسول پور ۶-۰۰
مکرمہ مسرت النساء صاحبہ ۶-۰۰
مکرم منیر بشیر الدین صاحب معہ والدین و سلیم النساء صاحبہ ۱۲-۵۰

سکندر آباد

مکرم غلام قادر صاحب تبرق سکندر آباد معہ تین بچگان ۱۲-۲۵
مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب تبرق ۶-۱۲
〃 لطف اللہ صاحب ۶-۱۲
مکرم حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب 〃 ۳۰-۰۰
مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب ۷-۰۰
مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب 〃 ۱۳-۰۰
〃 حافظ صالح محمد صاحب ایم۔ بی ایس 〃 ۱۲-۲۵
〃 راشد محمد الہ دین صاحب 〃 ۶-۲۵
مکرمہ انیسہ بیگم بنت علی محمد الہ دین صاحب 〃 ۶-۲۵
مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت علی محمد الہ دین صاحب 〃 ۶-۲۵
مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مع فیملی 〃 ۱۳-۰۰
〃 سیٹھ فضل الہ دین صاحب 〃 ۱۶-۰۰
مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سیٹھ فاضل الہ دین صاحب 〃 ۶-۰۰
مکرمہ لاڈلی بیگم صاحبہ 〃 ۷-۰۰
مکرم سید جہانگیر احمد صاحب 〃 ۷-۰۰
〃 سید عمر صاحب 〃 ۷-۰۰
〃 بشیر الدین صاحب معہ فیملی 〃 ۷-۰۰
〃 ڈاکٹر محمد صدیق صاحب 〃 ۷-۰۰

جماعت احمدیہ کلکتہ

مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ ۱۲-۲۵
مکرمہ اہلیہ معہ بچگان 〃 ۶-۲۵
〃 بابو محمد رفیق صاحب 〃 ۶-۰۰
مکرم شفیع احمد صاحب مالاباری 〃 ۶-۰۰
مکرم سید بشیر الرحمن صاحب 〃 ۱۰-۰۰
〃 حکیم سید محمد ہاشم صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 وی محمود صاحب مالاباری 〃 ۷-۰۰
〃 محترم محمد صدیق صاحب ثانی 〃 ۱۰-۰۰
مکرمہ حسام النساء صاحبہ 〃 ۶-۰۰
〃 خیر عالم صاحب و روشن علی صاحب 〃 ۶-۰۰
مکرمہ والدہ صاحبہ خیر عالم صاحب 〃 ۶-۰۰
مکرم عبد المجید صاحب 〃 ۶-۰۰
〃 مقصود احمد صاحب 〃 ۶-۰۰

یاڑی پورہ

مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب ۳۰-۰۰

جماعت شموگہ

مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب شموگہ ۶-۰۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۶-۰۰

جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام

بھارت کے مختلف مقامات میں سیرتِ پیشوایانِ مذاہب پر کامیاب جلسے

حسب سابق امسال بھی نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے یوم پیشوایانِ مذاہب منانے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۵ نومبر ۵۹ء کو ہر جگہ باقاعدہ جلسے منعقد کر کے ان میں مختلف مذاہب کے مقدس پیشواؤں کی سیرت و سوانح پر تقاریر کی گئیں۔ ایسے جلسوں کی رپورٹیں مرکز میں موصول ہوئی ہیں جن کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد

جلسہ کے انعقاد سے قبل یعنی ۲۲ر اور ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کے انگریزی اور اردو مقامی اخبارات میں اعلانات شائع کئے گئے تھے۔ کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب منایا جا رہا ہے تمام مذاہب کے علماء سے درخواست کی گئی۔ کہ اگر وہ اپنے اپنے مذہب کے بانیان کی سیرت ہمارے سٹیج سے بیان کرنا پسند فرمائیں تو اپنے نام اور پتہ سے مطلع فرمائیں۔ چنانچہ اس کی بناء پر اور اس کے علاوہ کئی ذی علم افراد سے ملاقات کے نتیجے میں پروگرام جلسہ مرتب کیا گیا۔ جلسہ کے انعقاد سے تین دن قبل مقامی اخبارات میں اعلان جلسہ شائع کیا گیا۔ اور پوسٹر سارے شہر میں مناسب مقامات پر چسپاں کئے گئے

یہ جلسہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی صدارت میں مقرر تھا۔ لیکن وہ ناسازیٔ طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے اس لئے جناب سیٹھ معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جلسہ بعد نمازِ مغرب ۶½ بجے شام کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کے اغراض و مقاصد مختصر طور پر بیان کئے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی ایل ایل بی مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر کا تحریر کردہ مضمون آنحضرت صلعم کی سیرت پاک پر پڑھ کر سنایا۔ وکیل صاحب موصوف بوجہ علالت خود تقریر کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ آپ کا مرسلہ مضمون قیمتی حقائق پر مشتمل اور نہایت ردح پرور تھا۔

حضرت بابا نانک رح بعدہٗ سردار رشپال سنگھ صاحب ایڈووکیٹ نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات بیان کئے۔ آپ نے بیان کیا کہ بابا صاحب کو اپنی زندگی میں جو کامیابی نصیب ہوئی وہ خالص روحانی تھی۔ آپ کے ذریعہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان صلح کی راہ ہموار ہوئی۔ آگے چل کر سردار صاحب نے بتلایا کہ بچپن میں جو میری معلومات تھیں ان کی بناء پر میں سمجھا کرتا تھا کہ اورنگ زیب اور گورو گوبند سنگھ میں بڑی دشمنی تھی اور ان کی آپس میں کوئی جنگ بھی ہوئی تھی۔ مگر بعد میں جب گہرا مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ دونوں نے آپس میں نہایت پُر لطف تبادلۂ خیالات کیا جو توحید کے مسائل پر مشتمل تھا۔ اور دونوں ایک دوسرے کے قدردان تھے۔ بابا نانک رح کے مذہب کے بارہ میں ذکر کرتے ہوئے سردار صاحب نے کہا کہ بعض آپ کو مسلمان کہتے ہیں بعض ہندو۔ لیکن میرے نزدیک بابا صاحب کا مقام ایسا تھا جو مذہبی حدود سے بالا تھا آپ نے اس مقام کو مقام عرفان سے تعبیر فرمایا۔

حضرت زرتشت علیہ السلام آپ کے بعد جناب تہمی یار کاؤس جی صاحب نے حضرت زرتشت علیہ السلام کی سوانح اور سیرت اسلامی نقطۂ نظر سے پیش کی اور بتایا کہ حضرت زرتشت علیہ السلام کو حضرت بدھ سے گہری مشابہت تھی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت زرتشت آتش پرست نہ تھے۔ بلکہ آتش پرستی کو مٹانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کی پیدائش آذر بائیجان کے قریب ہوئی۔ جو تیل کے چشموں کی جگہ ہے۔ اس علاقہ میں تیل کو آگ لگ جایا کرتی تھی جس سے خوفزدہ ہو کر جاہل لوگ اسے پوجنے لگ گئے تھے۔ حضرت زرتشت نے توحید کا سبق دیا تھا۔ مگر بعد میں رفتہ رفتہ ان کی تعلیم بگڑ گئی اور آج زرتشتیوں کو آتش پرست کہا جاتا ہے۔ آپ نے حضرت زرتشت کی تعلیم کے بارہ میں ذکر کیا کہ ان سے کسی شخص نے سوال کیا کہ بہشت کتنی دور ہے۔ آپ نے اس کا جواب دیا کہ تین قدم پہلا قدم پندار نیک دوسرا قدم گفتار نیک تیسرا قدم کردار نیک۔ آگے چل کر آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر سب کے لئے مشترک ہوتے ہیں۔ مگر میرے مذہب کی رو سے ایک غیر پارسی پارسی نہیں بن سکتا۔ یہ پابندی ہماری پیدا کردہ ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم کی غرض سے ایسے جلسوں کے انعقاد پر زور دیا اور آندھرا پردیش کے گورنر کی کسی تقریر کے ایک فقرہ کو جو ایسے ہی موقع پر کی گئی تھی۔ بہت سراہا۔ وہ یہ کہ دنیا میں بڑے بڑے سیاستدان اکٹھے مل کر سر جوڑ کر مسائل پر غور کرتے رہتے ہیں مگر کسی اخلاقی مسئلہ پر متفق نہیں ہوتے۔ لیکن آج اگر دنیا کے سب مذاہب کے پیغامبروں کو جمع کیا جائے تو سب کے سب دین کے مسئلہ میں فوراً متفق ہو جائیں گے۔ پس اس بناء پر ایسے جلسوں سے اچھے نتائج کی توقع ہے۔

تقریر کے اختتام سے پیشتر موصوف نے اپنے مذہب کے بارہ میں ایک کتاب صدر محترم کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی

بعد ازاں مکرم میر احمد صادق صاحب ایم اے رکن خدام الاحمدیہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت از روئے قرآن مجید بیان کی اور بتایا کہ آپ دوسرے انبیاءؑ کی طرح نبی تھے۔ آپ کی زندگی کے بعض اہم واقعات مثلاً واقعہ صلیب کا آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں تفصیل سے ذکر کیا۔ اور آخر میں بتایا کہ آپ (۱۲۰) سال کی عمر میں فوت ہوئے اور سری نگر کشمیر محلہ خانیار میں مدفون ہیں

آخر میں مبلغ سلسلہ مکرم حکیم محمد دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح اور سیرت پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ آپ کی سیرت "کان خلقہ حب محمدٍ واتباعہ" کا مصداق تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ صداقتیں از سرِ نو دنیا کے سامنے پیش کیں جو آپ کے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سامنے پیش فرما چکے تھے۔ حضرت کرشن، حضرت رامچندر، حضرت بدھ، حضرت زرتشت علیہم السلام سب خدا کے سچے نبی تھے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم کسی ایک رسول کا بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ایک کے انکار سے سب کا انکار لازم آتا ہے۔ ہم سب کی تصدیق کرتے اور سب کی دل سے تعظیم کرتے ہیں۔ یہ ہمارا جزوِ ایمان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے جری اللہ فی حلل الانبیاء قرار دے کر سب انبیاء کا مثیل قرار دیا۔ آپ صلح اور امن کے شہزادے ہیں۔ آپ کی تعلیم کی روشنی میں ایسے جلسوں کا انعقاد تو خود بھی اتحاد و اخوت اور امن کی اساس کو مستحکم کرتا ہے۔ تاکہ دنیا صرف اپنے نبی کو ہی نبی نہ سمجھے بلکہ سب کو خدا کے سچے اور پاک نبی مانے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح موعود کو بھی مانے اور دل سے اس کی تعظیم کرے تاکہ سب نبیوں کے آنے کی غرض جو تھی وہ پوری شان سے پوری ہو۔

آخر میں صدر محترم نے مقررین کا سامعین کا اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کر کے ٹھیک ۹ بجے دعا پر جلسہ برخواست کیا۔

خاکسار محمد صادق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد۔

جماعت احمدیہ کیرنگ

مرکزی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۵/۱۱/۵۹ء کو یہاں جلسہ پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے قبل خاکسار متعدد بار جماعت میں اعلان کیا۔ اس کے علاوہ بذریعہ منادی اعلان کیا گیا۔ خدام کے ممبروں کے ذریعہ ہندوؤں کو بھی مدعو کیا گیا چنانچہ تاریخ کی شام کو ۶ بجے خاکسار کی زیرِ صدارت جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم درثمین اور نظم اڑیہ پڑھنے کے بعد سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد داع جناب یٰسین خان صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے حضرت بدھ کے سوانح زندگی بیان کئے اور آپ کی تعلیم پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ ان کے بعد جناب شیخ مکرم علی صاحب معلم مدرسہ احمدیہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن مجید میں یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ضرورت کے مطابق ہر قوم میں نبی بھیجتا ہوں تمہیں چاہیئے کہ ہر نبی پر ایمان لاؤ اور ان کی بتائی ہوئی تعلیموں پر عمل کرو۔ ثبوت میں آپ نے کئی آیات قرآن مجید سے پڑھیں۔ اس کے علاوہ مثنوی مولانا روم سے چند اشعار سنا کر اس کو اڑیہ زبان میں سمجھایا بالآخر بتایا کہ ہم ہر نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے بعد جناب شیخ شاہجہان صاحب نے حضرت کرشن کے سوانح زندگی بیان کئے ساتھ ہی آپ کی بعض تعلیمات بھگوت گیتا سے بیان کیں جو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہیں۔ ان کے بعد جناب مولوی شیخ طاہر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے پہلے بتایا کہ آج دنیا میں جتنے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں ان میں سے اکثر مذہب کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر مذہب کے پیرو کہتے ہیں کہ ہمارے نبی اور کتاب سچے ہیں باقی سب جھوٹے اسی وجہ سے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں۔ لیکن لوگوں کا اس طرح خیال کرنا غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں نبی مبعوث فرمایا ہے اور ان سب کی تعلیم

ایک ہی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اُسی کی فرمانبرداری کرو۔ اس لحاظ سے سارے نبی سچے ہیں۔ اصولی طور پر تمام مذہبی کتابیں قابلِ احترام ہیں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت طیبہ بیان کی۔ اس کے ساتھ آپ نے حضور صلعم کے اعلیٰ اخلاق بھی بیان کئے۔ اور آیات قرآنیہ واحادیث اور تاریخ سے حوالجات پیش کئے۔ ان کے بعد خاکسار نے حضرت موسیٰؑ کے سوانح حیات بیان کرنے کے بعد بتایا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر نبی کو عزت واحترام سے یاد کریں اور ان کی لائی ہوئی پاک تعلیموں پر عمل کریں۔ بالآخر خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرنے کی تحریک کر کے اجتماعی دعا کرائی اور ۱۱ بجے رات جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار محسن خان مبلغ جماعت احمدیہ
مقیم کیرنگ (اڑیسہ)

امروہہ

مورخہ $\frac{11}{59}$ ۱۵ بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم ضمیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ امروہہ جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت پاک اور نظم سے ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ اور ایسے جلسوں کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مبارک طریق مختلف اہل مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اسی کے نتیجہ میں جملہ بانیان مذاہب ایک دوسرے کے پیشواؤں کی عزت وتکریم کرنے لگ جاتے ہیں۔ نیز ہر مذہب کی خوبیاں اور اوصاف اور مذہبی پیشواؤں کے اخلاق کریمہ ہمارے سامنے بیان ہوتے ہیں۔ اُن کی محبت اور عظمت دلوں میں بیٹھ جاتی ہے

بعد ازاں صاحب صدر کے ارشاد سے خاکسار نے پیشوایانِ مذاہب کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی جس میں بتایا کہ دنیا کا کوئی ملک کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس کی اصلاح وہدایت کے لئے اللہ جلشانہٗ نے انتظام نہ فرمایا ہو۔ ہر ملک اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے ہادی اور ہوشیار کرنے والے بھیجے جیسا کہ آیات کریمہ ان من امة الا خلا فیھا نذیر۔ ولکل قوم ھاد سے ظاہر ہے۔ اس ضمن میں بعض مشہور انبیاء اوتار حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام سری کرشن جی اور شری رامچندر جی کے سوانح حیات اور پاک نمونے بیان کرنے کے بعد سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ وسیرت مقدسہ پر روشنی ڈالی اور کہ آپ کے ظل کامل حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ سیرت اور مقدس تعلیم بیان کی

اور آپ کی بعض پیشگوئیاں از قسم جماعت کی ترقی اور نشانات عبدالکریم متعلم حیدرآبادی جیسے واقعات سامعین کے سامنے رکھے جس کو حاضرین نے پسند فرمایا۔

خاکسار کے بعد مکرم ارشاد احمد صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون بعنوان بعثت انبیاء پڑھ کر سنایا جس میں جملہ انبیاء کا ذکر تھا آخر میں صدر جلسہ نے دعا کرائی اور ساڑھے گیارہ بجے جلسہ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ خاکسار منظور احمد مبلغ امروہہ۔

شموگہ

مورخہ $\frac{11}{59}$ ۱۲ بروز اتوار بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ شموگہ کی طرف سے سیرت پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ مکرم جناب میر کلیم اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ شموگہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سے ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ مقامی نے جلسہ کے انعقاد کی غرض وغایت اور افادیت پر تعارفی تقریر فرمائی۔ اس کے بعد سب سے پہلی تقریر شری کرشن جی مہاراج کی سیرت پر مکرم جناب ہیرا لال بھائی صاحب مالک سری سائیں جوبہت خوش اخلاق اور ملنسار مذہبی آدمی ہیں نے فرمائی۔ دوسری تقریر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت پر مکرم جناب Rev. S. James, Protestant Church of Shimoga نے کی۔

تیسری تقریر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر مکرم سید معاذ صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ شموگہ نے فرمائی۔

چوتھی تقریر حضرت باباگورو نانک علیہ رحمۃ کی سیرت پر مکرم جناب سردار کیول سنگھ صاحب ہیڈ ریٹائرڈ (P.W.D.) بمبئی آٹو موبائل نے کی۔ آپ کی تقریر کے بعد چند منٹ مکرم جناب سردار بہادر سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کنٹریکٹر نے وہ نصائح پڑھ کر سنائیں جو حضرت باباگورونانک نے بابر بادشاہ کو کیں۔ مکرم جناب سردار ارجن سنگھ صاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر کی بھی خواہش تھی کہ وہ اس موقع پر کچھ کہیں۔ مگر افسوس وقت کی کمی کے باعث آپ کو موقع نہ دیا جا سکا۔

بعدہٗ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر مکرم مولوی سراج الحق صاحب مقامی مبلغ نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے تمام مقررین اور معزز مہمانوں اور اُن تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں کسی نہ کسی طرح حصہ لیا تھا۔ شکریہ کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

نوٹ۔ تمام غیر مسلم مقررین نے جماعت احمدیہ کی اُن کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جو ایسے جلسوں کے ذریعہ ہندوستان کے مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان محبت اور اتحاد اور پیشوایانِ مذاہب کی عزت واحترام کے پیش نظر منعقد کئے جاتے ہیں۔

مبلغ مقامی اور خاکسار نے جلسہ کے انعقاد سے قبل غیر مسلم مقررین سے مل کر تقاریر کرنے کی درخواست کر کے وعدے لے لئے تھے۔ جلسہ کے لئے پنڈال اچھی طرح سجایا گیا تھا۔ جس کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کے نوجوان قابل تعریف ہیں۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ شموگہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا تھا اور ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

خاکسار ایس کے اختر حسین
سیکرٹری تبلیغ شموگہ۔

چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں جلد بھجوائی جائیں

احباب کرام! اس سے قبل جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ اور وعدوں کے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں نہایت سست رفتاری سے موصول ہو رہی ہیں۔ اس سے ضروری کام رکتا جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ خاص توجہ دے کر جلد از جلد وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ مجموعی طور پر فہرست وعدہ دہندگان بغرض دعا حضور اقدس کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

نئے سال کا سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والے احباب کی دوسری فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بڑھ چڑھ کر خدمت و اشاعت دین میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دفتر اول سال ۲۶

نام	رقم
مکرم باباجاگ قادیانی درویش	۱۲۰/-
ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی سراج الحق صاحب	۶-۶۲
مکرم نواب خان صاحب درویش	۵-۰۰
” سید یعقوب الرحمن صاحب سونگڑہ	۳۰/-

دفتر دوم سال ۱۴

نام	رقم
مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قادیان	۴۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان	۴۵/-
والدہ اہلیہ صاحبہ ” ”	۸/-
سعادت احمد ابن مولوی عبدالرحمن صاحب	۵/-
ارادت احمد ” ” ”	۵/-
ساجدہ بیگم بنت ” ”	۵/-
مکرم بابا نور احمد صاحب درویش	۶-۰۲
اہلیہ منشی محمد دین صاحب ”	۶-۰۰
بچگان ” ”	۳-۰۰
مکرم بابا جان محمد صاحب ”	۹-۲۲
” مولوی سراج الحق صاحب ” مبلغ سلسلہ	۶-۶۳
” مولوی عبدالحق صاحب ” مبلغ سلسلہ	۱۵-۰۰
” شمس العارفین صاحب قادیان	۵-۰۰
” سید شجاعت علی صاحب ”	۶-۷۵

وکیل المال تحریک جدید قادیان

کلکتہ میں عظیم الشان جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

کلکتہ ۲۰ر نومبر۔ مکرم امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ آج یہاں جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام مغربی کالی داس ناگ کی صدارت میں سیرت پیشوایانِ مذاہب کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مشہور مقررین نے خلوص دلچسپی سے بھرپور اور بڑی گرم جوشی سے تقاریر کیں۔ اخبارات میں جلسہ کے متعلق وسیع پیمانہ پر اشاعت ہوئی اور عام پبلک نے اس جلسہ کی غرض وغایت کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (تفصیل بعد میں)

نتیجہ امتحان "اسلام کی دوسری کتاب"

ناصرات الاحمدیہ بھارت

ناصرات الاحمدیہ کا اسلام کی دوسری کتاب کا امتحان آخر ماہ اکتوبر میں لیا گیا تھا مجھے سخت افسوس ہے کہ میرے پاس امتحان دینے والیوں کے نام بہت زیادہ بھجوائے گئے تھے لیکن جن بچیوں نے امتحان دیا ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ جس کی وجہ یہی سمجھی جاسکتی ہے کہ نگران ناصرات الاحمدیہ نے سستی کی اور صرف نام بھجوا دیئے لیکن بچیوں کو امتحان دینے کے لئے تیار نہیں کیا۔ اسلام کی دوسری کتاب کے امتحان میں صرف ۷۵ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۶۱ پاس ہوئیں۔ پاس ہونے والی بچیوں کے نام مع حاصل کردہ نمبر نیچے درج ہیں۔

حلیمہ البشریٰ بنت مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری قادیان ۴۷½ نمبر حاصل کرکے اوّل آئیں۔ ماجدہ خاتون بمبئی ۴۴ اور نذیرہ بیگم بنت عبدالرحیم صاحب سندھی قادیان ۴۴ نمبر لے کر دوئم رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا بابرکت کرے اور آئندہ امتحانوں میں اس سے بھی بڑھ کر بچیوں کو نمبر حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اوّل اور دوئم آنے والی بچیوں کو جلسہ مصلح موعود پر انعام دیئے جائیں گے انشاء اللہ۔ اسلام کی تیسری کتاب کا امتحان آخر مئی میں لیا جائیگا۔ نتیجہ کا اعلان بعد میں کر دیا جائیگا۔ بچیاں ابھی سے تیاری کریں تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شامل ہوسکیں۔

امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد دکن

خیر النساء بنت عبدالرؤف صاحب حیدرآباد دکن ۳۰
امۃ القیوم ,, عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی حیدرآباد دکن ۳۵
شمس النساء ,, عبدالرؤف صاحب ,, ۳۹
سعیدہ بیگم ,, مولوی حکیم محمد دین صاحب ,, ۴۲
حمیدہ بیگم ,, محمد فاضل کرم علی ,, ۳۱

جمشید پور

نزہت جہاں بیگم جمشید پور ۱۷
راشدہ پروین ,, ۳۰
تسنیم فاطمہ ,, ۲۸

مدراس

شریفہ صادقہ مدراس ۳۰
جہانگیر کمالی پاشا ,, ۴۶
بشریٰ محمود ,, ۲۱
حمیدہ بیگم ,, ۱۸
بلقیس بیگم ,, ۳۴

یادگیر دکن

احمدی بیگم یادگیر دکن ۲۷
حفیظہ بیگم یادگیر دکن ۲۵
سلطانہ بیگم ,, ۲۳
مبارکہ بیگم ,, ۲۱
فاطمہ بیگم ,, ۳۷

سونگھڑہ (اڑیسہ)

رئیسہ خاتون سونگھڑہ ۳۷
سیدہ نصیرہ خاتون ,, ۱۹
سیدہ نسیمہ خاتون ,, ۲۵
صفیہ خاتون ,, ۲۵
عفیفت النساء ,, ۲۳

بمبئی

شاہدہ اسلام بمبئی ۳۹
ماجدہ خاتون ,, دوم ۴۴
شفیق احمد ,, ۴۱

کرڈاپلی

ذکیہ بیگم بنت محمد شوکت علی صاحب کرڈاپلی ۳۲
ناصرہ بیگم ,, اسماعیل خان صاحب ,, ۲۴
حورالنساء ,, عظمت اللہ صاحب ,, ۱۸

پینگاڑی (اڑیسہ)

حدیقہ بیگم بنت محمد دیان صاحب پینگاڑی ۴۳
طاہرہ بیگم ,, رسالت خان صاحب ,, ۴۱
جمیلہ بیگم ,, مولوی محمد مظفر علی صاحب ,, ۳۶
بشیر النساء ,, سکندر خان صاحب ,, ۲۹
سائرہ بیگم ,, ثناء اللہ ,, ۳۷
عائشہ بیگم ,, مولوی محمد عبدالرحمان ,, ۲۶
رحمت بی بی ,, مظہر محمد صاحب ,, ۲۷
صابرہ بیگم ,, عنایت خان صاحب مرحوم ,, ۲۴
صدیقہ بیگم ,, لطیف الرحمان صاحب پینگاڑی ۴۴

قادیان

حبیبہ بیگم بنت بابا سراج دین صاحب قادیان ۴۰
نصرت آراء ,, قریشی فضل حق صاحب ,, ۴۳
نصرت بیگم ,, غلام حسین صاحب ,, ۳۲
فیروزہ بیگم ,, ماسٹر نثار صاحب ,, ۴۳
حلیمہ البشریٰ ,, مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ,, اول ۴۷½
امۃ اللطیف ,, ڈاکٹر عبدالبشیر احمد ,, ۴۳

دعائے مغفرت

—— (۱) ——

مکرم شیخ محمد قاسم صاحب عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۵ - ۱۱ - ۵۹ کو ۹ بجے صبح وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خود بھی جماعتی کاموں میں حسب استطاعت تعاون کرتے تھے اور مخلص باپ کے بیٹے تھے۔

—— (۲) ——

مکرم شیخ محمد شعبان صاحب احمدی پر گیارہ نومبر ۱۹۵۹ء کو پہلی دفعہ فالج کا حملہ ہوا۔ علاج سے حالت کچھ سنبھلی کہ چودہ نومبر کو دوسرا حملہ ہوگیا۔ جس کی وجہ سے وہ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۵۹ء کو اس دار فانی سے رخصت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گو ان پڑھ تھے لیکن بہت مخلص احمدی تھے۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر ان ہر دو مرحومین کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد ایوب مبلغ سلسلہ احمدیہ
بارہ پارہ گام کشمیر

درخواستہائے دعا

(۱) احباب کو معلوم ہے کہ میرے والد محترم شیخ محمد یعقوب صاحب درویش قادیان عرصہ ایک سال سے ٹانگوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ قادیان میں سردی کا اثر ٹانگوں پر ہوگیا تھا کچھ بواسیر وغیرہ کی بھی تکلیف تھی۔ امرتسر ہسپتال میں داخل کرادیا گیا۔ مگر ڈاکٹر کے مشورہ کے مطابق ہم نے انہیں اپنے پاس ڈھاکہ منگوالیا۔ یہاں پر تقریباً سب علاج ایلوپیتھک۔ ہومیوپیتھک حکیم وغیرہ سب کئے۔ اب آیورویدک علاج شروع ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اب بواسیر کی شکایت تو کبھی کبھی ہوتی ہے مگر ٹانگیں پہلے سے زیادہ اتنی جام ہوگئی ہیں کہ ہم نے رفع حاجت کے لئے چارپائی پر ہی انتظام کر دیا ہے نیز روز بروز کمزوری اور بے چینی بڑھ رہی ہے۔

آج سے چار پانچ ماہ قبل ایک مالش کرنے والے کو بھی دکھایا اس نے دو تین ماہ لگاتار مالش کی مگر جسم بگڑ زیادہ ہوتا گیا۔ بظاہر اب ان کی بیماری کی سمجھ نہیں آرہی کہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت بے چین ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
عبدالرؤف از ڈھاکہ

۲۔ ایک دوست محبوب علی صاحب جو جماعت سے منسلک ہیں اپنے روزگار پر مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ان کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ
قادیان

بشریٰ ,, عبدالرحیم صاحب درویش ,, ۳۱
امۃ القیوم ,, عبدالرحیم ملکانہ ,, ۴۴
خورشیدہ ,, مرزا بشیر بیگ ,, ۲۹
آصفہ بیگم ,, ملک صلاح الدین صاحب ,, ۲۸
نذیرہ بیگم ,, عبدالرحیم صاحب سندھی ,, دوم ۴۴
سعادت آراء ,, حکیم خلیل احمد صاحب ,, ۳۶
منورہ سلطانہ ,, ,, ۱۷
سلیمہ البشریٰ ,, مولوی محمد حفیظ صاحب ,, ۱۷
بشریٰ ,, عزیز سنفوری ,, ۳۵
امۃ العزیز ,, بشیر احمد بانگڑوی ,, ۳۱
سعیدہ بیگم ,, چوہدری عبدالحق صاحب ,, ۲۸
بشریٰ بیگم ,, خواجہ عبدالستار صاحب ,, ۲۹
رشیدہ بیگم ,, غلام ربانی صاحب ,, ۲۶
نعیمہ شمیم ,, عبدالمجید صاحب عاجز ,, ۳۹
مسعودہ ,, چوہدری عبدالحق صاحب ,, ۲۹
مسرت ,, فضل الرحمان صاحب ,, ۲۴
حمیدہ ,, فضل الٰہی خان صاحب ,, ۱۷

علاقہ جموں و پونچھ کا تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

دورہ کا نیا پروگرام مرتب کیا اور اس پروگرام سے جماعتوں کو اطلاع دی۔

روانگی برائے بڈھانوں اس نئے پروگرام کے مطابق خاکسار اور شیخ حمید اللہ صاحب بڈھانوں کی جماعت کے دورہ کے لئے ۱۰ر نومبر کی صبح روانہ ہوئے۔ راجوری تک بس میں گئے۔ اور وہاں سے پیدل روانہ ہوئے۔ راجوری سے ۳ میل کے فاصلہ پر اتھال میں بھی احمدی احباب ہیں اور یہ انتظامی اعتبار سے جماعت بڈھانوں میں ہی شامل ہیں۔ اتھال میں حال ہی میں ایک مدرسہ احمدیہ جاری کیا گیا ہے جس میں مکرم سید منظور احمد شاہ صاحب بطور معلم کام کرتے ہیں۔ یہ رات اتھال میں مکرم محمد زمان صاحب و محمد اکبر صاحب احمدی کے مکان پر ہی گذاری۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا۔ اور احباب کو اصلاح و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

۱۱ر نومبر کی صبح کو اتھال سے پیدل روانہ ہوئے اور قریباً ۱۱½ بجے بڈھانوں پہنچ گئے۔ احباب جماعت منتظر ہی تھے۔ بڈھانوں پہونچ کر جماعت کا بجٹ سالِ رواں مرتب کیا۔ اور بعد نماز عصر جماعت کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ حمید اللہ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور احباب کو اُن کی تبلیغی و تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

تصفیہ تنازعہ اراضی مکرم مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم کی بیوہ ریشم بی بی صاحبہ اور اُن کے پوتے محمد بشیر صاحب ولد فضل دین صاحب کے درمیان تقسیم اراضی کا تنازعہ تھا۔ الحمد للہ کہ اس تنازعہ کا تصفیہ کرا دیا گیا۔ جس کو فریقین اور احباب جماعت نے پسند کیا۔ اس باہمی سمجھوتہ سے نظارت امور عامہ قادیان کو بھی مطلع کرایا گیا ہے۔ اس موقعہ پر محترمہ ریشم بی بی صاحبہ نے اپنے خاوند مرحوم کے حصہ وصیت کی رقم میں سے مبلغ ؍۶ روپیہ بھی ادا فرمایا۔ جو مرکز میں ارسال کر دیا گیا۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔

انتخاب عہدیداران تربیتی اجلاس کے بعد جماعت احمدیہ بڈھانوں کے عہدے داران کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ جو بغرض منظوری نظارت علیا میں بھجوا دیا گیا۔

واپسی چارکوٹ ۱۲ر نومبر کو ہم بڈھانوں سے پیدل راجوری آئے۔ راجوری میں مکرم فیض حسین صاحب سپیشل آفیسر برائے پسماندہ طبقہ اور جناب موہن لال صاحب وائس پریذیڈنٹ نیشنل کانفرنس اور مکرم غلام محی الدین صاحب عاصی ایپسی ڈپٹی راجوری سے ملاقات ہوئی۔ سب ہی محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ اور ہماری جماعت کی تبلیغی کوششوں اور خدمت خلق کے کام کو سراہا۔

راجوری سے بذریعہ بس ہم چارکوٹ پہنچ گئے۔ ۱۳ر نومبر کو جمعہ چارکوٹ میں ہی ادا کی۔ کالابن اور لوہار کے کے احمدی دوست بھی اس جمعہ میں شریک ہوئے۔ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں احباب کو تبلیغ کرنے اور مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ ایسے بھی اس جماعت کے دوست چندوں میں مستعد اور تبلیغ کا شوق رکھنے والے ہیں۔

روانگی برائے پونچھ بعد نماز جمعہ حسب پروگرام بذریعہ بس پونچھ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور رات ۷½ بجے پونچھ پہنچ گئے۔ مکرم جناب محمد صدیق صاحب ثانی ناظر ڈی سی پونچھ پہلے ہی منتظر تھے۔ اور انہوں نے اپنے ہاں بعض افسرانِ ضلع و معززین کو مدعو کیا ہوا تھا۔ ان سب سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی۔ اور انہیں مخلص احباب کے مشورہ سے اتوار کو ایک جلسہ کا پروگرام طے کیا گیا۔

جلسہ پونچھ حسب مشورہ منڈی بالی کچہری میں مورخہ ۱۵ر ۱۱ کو صبح دس بجے جلسہ کا انعقاد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم میر غلام محمد صاحب بی۔اے ایل ایل بی چیئرمین میونسپلٹی پونچھ نے فرمائی۔ اس جلسہ میں ہر مذہب و ملت کے دوست شریک ہوئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت مکرم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمائی۔ اور نظم مکرم محمد صدیق صاحب ثانی و عبدالرحمٰن صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے "مسائل حاضرہ اور اسلام" کے عنوان پر قریباً دو گھنٹہ تقریر کی۔ اور بتایا کہ دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل صرف اسلام میں ہی ہے۔ اور اسلام ایک عالمگیر اور امن و صلح اور رواداری کا مذہب ہے اور آج دنیا اسلامی تعلیمات کو مختلف ناموں سے اپنا رہی ہے۔ اور دوران تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محاسن کو بھی پیش کیا۔

صدر جلسہ نے صدارتی ریمارکس میں اس امر کا تذکرہ کیا۔ کہ ایسی تقریریں پونچھ شہر کے تمام لوگوں کو ہی نہیں بلکہ ارد گرد کے لوگوں کو بھی سننی چاہیئے تھی۔ اور وہ بھی اپنے ایمان کو یہاں آ کر تازہ کرتے اور اسلامی اصولوں کی برتری پر یہ تقریر سن کر میرا دل بہت خوش ہوا ہے۔

اس اجلاس میں دیگر دوستوں کے علاوہ مندرجہ ذیل معززین و سرکاری حکام بھی شریک ہوئے۔

۱۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب پروفیسر کالج پونچھ۔
۲۔ مکرم شیخ نظام الدین صاحب انسپکٹر سکولز ڈسٹرکٹ پونچھ
۳۔ مکرم جناب سید محمد صاحب تحصیلدار حویلی
۴۔ مکرم جناب کبیر الدین صاحب نائب تحصیلدار حویلی۔
۵۔ جناب چوہدری میر غلام دین صاحب رئیس پونچھ
۶۔ بابو محمد رمضان صاحب پریذیڈنٹ اوقاف کمیٹی پونچھ۔
۷۔ جناب میر حفیظ اللہ صاحب حویلی
۸۔ پنڈت سکانت ناتھ صاحب اے ڈی ایم پونچھ۔
۹۔ جناب عبدالحمید صاحب وکیل پروفیسر کالج پونچھ۔
۱۰۔ مولوی محمد سعید صاحب فاضل دیوبند مہتمم مکتب پونچھ۔
۱۱۔ مولوی فیروز دین صاحب دیوبند آف کالابن
۱۲۔ جناب سردار شفیر اللہ خان صاحب آف شاہ پور۔

اس تقریر سے متاثر ہو کر بابو محمد رمضان صاحب صدر اوقاف کمیٹی نے اعلان کرایا کہ شام کو مسجد اوقاف میں (جو چوک میں ہے) مولوی صاحب کی ایک اور تقریر ہو گی دوست اُس کے سننے کے لئے بھی تشریف لائیں۔

گورونانک رح کے جنم دن کے موقعہ پر گوردوارہ میں تقریر! ۱۵ر نومبر کو سکھ صاحبان کی طرف سے گورونانک رح کا جنم دن منایا جا رہا تھا۔ جب اُن کو معلوم ہوا کہ خاکسار پونچھ میں آیا ہوا ہے تو سیکرٹری صاحب گوردوارہ سنگھ سبھا کی طرف سے دعوت نامہ آیا۔ کہ میں گوردوارہ میں آ کر گورونانک رح کے بارہ میں تقریر کروں۔ چنانچہ اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے خاکسار مع احباب گوردوارہ گیا۔ اور تقریر کی۔ اس تقریر میں خاکسار نے بتلایا۔ کہ گورونانک ایک خدا پرست اور ولی اللہ تھے۔ وہ مسلمان بزرگوں کی صحبت میں رہے۔ اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے گئے۔ حتیٰ کہ حج بھی کیا۔ توحید کی تعلیم دی۔ ہندو مسلم اتحاد اُن کی زندگی کا نمایاں کردار تھا۔ ڈیرہ بابا نانک میں ان کا چولہ اور گورو ہرسہائے ضلع فیروزپور میں اُن کی کتب "قرآن بطور یادگار محفوظ ہیں۔ اسلئے اس موقعہ پر ہم کو بھی عہد کرنا چاہیئے کہ ہم باہمی پریم و محبت سے رہیں گے۔

چوک میں تقریر خاکسار نے گوردوارہ کی تقریر میں چونکہ قرآن مجید کی تعلیمات اور گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات کا موازنہ اور تطابق کر کے بتلایا تھا اس کا اثر حاضرین پر تھا اس پر مجمع سے خواہش کی گئی کہ میں ایک اور تقریر چوک میں بھی کروں۔ چنانچہ اس تقریر میں میں نے بتایا کہ مذہب کی غرض و غایت خدا کا قرب اور معرفت حاصل کرنا ہے۔ گورو نانک رح نے بھی ارشاد فرمایا ہے "ٹھاکر ہمرا سدا بولنتا"۔ "آپ سواریں میں ملاں جیں سنیاں سکھ ہو دسے" کہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور جو انسان پاک و صاف ہو اُس سے خدا ملتا ہے۔ اسلئے ہمیں اپنے آپ کو پاک و صاف کرنا چاہیئے تاکہ خدا سے ملاپ ہو سکے۔ ہم بابا نانک رح کی عزت اسلئے کرتے ہیں کہ قرآن مجید کا حکم ہے کہ ہر قوم کے بزرگوں اور مصلحین کی عزت کرو۔ اور یہی بزرگوں کے جنم دن اس لئے منانے چاہئیں کہ ہم اُن کی تعلیمات پڑھیں گے اور اُن کے نمونہ کی تقلید کریں گے۔ وگرنہ ایسی تقریبات محض رسم ہیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس تقریر سے بھی حاضرین متاثر ہوئے۔

مسجد بگھیالاں میں تقریر! بُرا ہو تعصب کا۔ جب بعض شرپسند لوگوں نے دیکھا کہ یہ تقریریں مقبول ہوئی ہیں! اور احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ "مسجد اوقاف" میں تقریر نہ ہونے دی جائے۔ کیونکہ قادیانی مولوی کے مسجد میں داخل ہونے کی وجہ سے مسجد ناپاک ہو جائے گی۔ مگر ان نا سمجھ بھائیوں کو کون بتائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو "مسجد نبوی" میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تو مسجد نبوی تو ناپاک نہ ہوئی۔ کیا "سیرت النبی صلعم" پر اگر ایک احمدی مولوی تقریر کرے گا تو مسجد کیسے ناپاک ہو جائے گی۔ بہر حال شرپسندوں کے شر سے بچنے کے لئے بابو محمد رمضان صاحب نے فیصلہ کیا کہ "مسجد بگھیالاں" میں تقریر ہو۔ چنانچہ اس کے مطابق اعلان کرایا گیا اور بعد نماز عشاء یہ تقریر ہوئی۔ جو رات کے ۱۰½ بجے تک جاری رہی۔ اور کافی تعداد میں مسلمان بھائی شریک ہوئے۔ اور نیک اثر لے کر گئے۔

دو دوستوں کی بیعت مکرم محمد صدیق صاحب ثانی نے ان تقاریر کے انتظام کے سلسلہ میں خوب جد و جہد کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اُن کی محنت کا پھل دیا۔ اور ایک معزز خاندان کے دو دوست ۱۵ر ۱۱ کو ہی بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔

تقررِ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

نوٹ:- جملہ عہدیداران کی منظوری ۳۰/۴/۶۲ تک ہے سوائے اس کے کہ کسی جگہ کے لئے مشروط منظوری کا ہو۔

جمشید پور

سید حمید الدین صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ جمشید پور بہار
عبد المجید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ” ” ”
منصور احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ و فارجہ ” ” ”
محمد احمد صاحب سیکرٹری وصایا و مال ” ” ”
مقبول احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید ” ” ”
تاج علی صاحب محاسب

بنّہ پورہ

ابو طاہر صاحب بی اے رئیس بنہ پورہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محلہ پورہ بھاگلپور بہار

پٹھمبہ

مستری غلام رسول صاحب چوہان ریٹائرڈ اوورسیر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چمبہ ہماچل پردیش

سری پارو پدنپدا

خلیل الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سری پار و پدنپد اہیڈ ماسٹر ہنیالی ایچ ای سکول
” ” سیکرٹری تعلیم و تربیت ” ڈاکخانہ ہنیالی ضلع کٹک اڑیسہ
محمود اللہ خان صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و مال ” ” ” ”

شورت

عبد العزیز صاحب لون سیکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ شورت ڈاکخانہ کولگام

سونگڑہ

مولوی سید مبشر الدین احمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ رلیف سونگڑہ ڈسپنسری ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک اڑیسہ (منظوری تین ماہ تک)

ناظر اعلیٰ قادیان

---

۴۴ احمدیہ ہوئے۔ اور دوسرے دوست نے دو تین روز بعد بیعت کر لی۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت عطا فرمائے۔ اور ہر رنگ میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ایک تنازعہ کا تصفیہ پونچھ کے جلسہ میں شرکت کے لئے احباب جماعت شیندرہ بھی آئے ہوئے تھے۔ شیندرہ کے دو دوستوں مولوی کرم دین صاحب اور عبد الستار صاحب کے درمیان ایک خانگی معاملہ کے بارہ میں تنازعہ تھا۔ عبد الستار صاحب کی بیوی جو مولوی کرم دین صاحب کی بیٹی ہیں وہ اپنے خاوند کے ہاں جانے کو تیار نہ تھی نوبت عدالت تک پہنچ رہی تھی۔ خاکسار نے فریقین کو سمجھایا۔ اور بالآخر تصفیہ کیا۔ کہ عبد الستار کی اہلیہ اُن کے گھر جاتے اور باہمی سمجھوتہ تحریر میں لایا گیا۔ الحمد للہ کہ یہ معاملہ سلجھ گیا اور وہ لڑکی دوسرے روز ہی اپنے خاوند کے گھر چلی گئی۔ چونکہ اس تنازعہ کا برا اثر اپنوں اور غیروں پر تھا۔ اس سمجھوتہ کے نتیجہ میں ایک نیک اثر پیدا ہوا۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی ہمارے جماعتوں میں باہمی محبت و پیار سے رہیں۔ آمین۔

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ کی وفات پر بھارت اور پاکستان سے بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے کثرت سے اس عاجز کے نام اظہار ہمدردی اور تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں چونکہ فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس لئے بذریعہ اخبار بدر تعزیت فرمانے والے احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری
ایڈیٹر بدر ۲ ۱۲/۵۹

زکوٰۃ ادا کیجئے اپنے اموال میں برکت اور پاکیزگی کا موجب بنئے

تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ

چندہ برائے تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ کے سابقہ اعلان اخبار ”بدر“ مورخہ ۲۶/۱۱ کے بعض دوستوں کی طرف سے اس تحریک میں وعدے یا وصولی کی اطلاع آئی ہے ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

امید ہے کہ احباب توجہ فرما کر اپنے وعدوں کی ادائیگی جلسہ سے قبل ہی کر دیں گے تا کہ سنگ مرمر کی زیر تیاری پلیٹ پر ان کے نام کندہ کروائے جا سکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

۱- مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی ⎫ ۱۰/- — وعدہ ادائیگی
بجانب والد چوہدری حامد صاحب صحابی ⎬
محمد مسعود فضل قادیان ⎭

۲- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معرفت جنرل سیکرٹری صاحب قادیان ⎫ ۱۰/- — نقد ادائیگی ⎫ بجانب ایک دوست جو اپنا نام اخبار میں شائع کروانا نہیں چاہتے۔

۳- مکرم عبد الرؤف صاحب شمرگہ ۱۰۰/- — وعدہ جس میں سے مبلغ ۲۵/- روپے نقد

ابھی موقعہ ہے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی کا

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے یہ لکھتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے اب دو ہفتہ سے بھی کم کا عرصہ رہ گیا ہے اور اس دفعہ انشاء اللہ تعالیٰ دو صد احمدی زائرین پاکستان سے بھی تشریف لا رہے ہیں۔ پس میں اب اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو اپنے اپنے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں اور کسی جماعت کا کوئی دوست بقایا دار نہ رہے۔ سیکرٹریان مال کا یہ فرض ہے کہ وہ موصولہ رقوم فوری طور پر دفتر محاسب کو ارسال کر دیں تا کہ مرکز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر جمع ہونے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے میں دقت پیش نہ آئے۔

امید ہے کہ احباب جماعت فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

تحریکِ وقفِ جدید کے فوائد

(۱) وقف جدید کی سکیم کے ماتحت آپ حصہ لے کر نہ صرف اسلام اور احمدیت کے استحکام کا باعث ہوں گے بلکہ

(۲) اس سکیم کے ماتحت حصہ لے کر آپ قوم اور ملک کی بہترین خدمت کر سکتے ہیں۔
(۳) آپ ملک سے ناخواندگی دور کر سکتے ہیں۔
(۴) خود اور احباب کی تربیت کے بہتر سامان پیدا فرما سکتے ہیں۔
(۵) تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر سکتے ہیں۔
(۶) اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے غیر مسلم دوستوں کو روشناس کروا کر انکی عزت کے قیام کا موجب بن سکتے ہیں۔

ان دینی اور دنیاوی فوائد کے باوجود اس سکیم میں حصہ لینا اس قدر آسان ہے کہ ہر احمدی اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ یعنی کم از کم آٹھ آنے ماہوار کی ادائیگی کر کے سال بھر میں ۶/- روپیہ کا وعدہ پورا کر سکتا ہے۔

اس وقت ہندوستان میں ہزاروں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں اور اسی نسبت سے ہزاروں کی تعداد میں وعدہ جات موصول ہونے چاہئیں۔ لیکن وعدہ جات کی تعداد بہت کم ہے بلکہ نہایت قلیل ہے۔ امید ہے کہ احباب اس طرف توجہ فرما دیں گے۔

وقف جدید کا دوسرا مالی سال دسمبر ۱۹۵۹ء میں ختم ہو رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی وعدہ اور ادائیگی نہیں کی ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ اب بھی اس میں شامل ہو جائیں۔ اور ۳۱ر دسمبر تک ادائیگی کر دیں۔ لہٰذا ان احباب کی ایک علیحدہ فہرست اسی اخبار میں شائع کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے دفتر ہذا کے اعلان کے مطابق اپنے وعدہ کی رقم ماہ نومبر تک سو فیصدی ادا کر دی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

خبریں

انبالہ ۔ ۳۰ر نومبر ۔ اطلاع ملی ہے کہ کل رات ۹ بج کر ۴۵ منٹ پر جبکہ پٹھانکوٹ کو جانے والی مسافر امرتسر بٹالہ پٹھانکوٹ مسافر گاڑی سرنا اور جھاکھولاڑی کے درمیانی سٹیشنوں سے گذر رہی تھی ۔ تو ریلوے لائن پر زبردست دھماکہ ہوا ۔ اس سے ریلوے لائن کا کچھ حصہ اڑ گیا ۔ جبکہ انجن کو قدرے نقصان پہنچا ۔ تاہم کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا ۔

آسنسول ۔ ۳۰ر نومبر ۔ کل آسنسول سے ۱۲ میل دور جھریا بازار میں بارود کے گودام میں زبردست دھماکہ ہوا تھا اس میں ہلاک شدگان کی تعداد ۴۲ ہو گئی ہے ۔ ان میں سے سات اشخاص تو موقع پر ہی ہلاک ہو گئے تھے ۔ باقی کے ۳۵ راستہ میں مختلف ہسپتالوں میں زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وسطی جھریا بازار میں واقع ایک گودام میں بارود رکھا ہوا تھا ۔ اس کے ساتھ ہی ویلڈنگ فیکٹری ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ اس ویلڈنگ فیکٹری کی گیس کی وجہ سے بارود کو آگ لگ گئی ۔ اور یہ یکایک بھڑک اٹھا ۔ اس سے زور دار دھماکہ ہوا جس سے سارا علاقہ لرز گیا ۔ گودام کی چھت کے ٹکڑے ہو گئے ۔ اس کے ساتھ واقع متعدد دکانیں مکمل طور پر جل گئیں ۔

نئی دہلی ۔ ۳۰ر نومبر ۔ امریکی صدر مسٹر ڈیوائٹ آئزن ہاور کی دلی میں آمد کے سلسلہ میں نظر ثانی کے بعد ان کی مصروفیات کا جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے ۔ اس کے مطابق صدر آئزن ہاور پنڈت نہرو کے ساتھ پانچ گھنٹہ تبادلہ خیال کریں گے اور ان کے ساتھ ہی کھانا کھائیں گے ۔ کہا جاتا ہے کہ صدر آئزن ہاور کے ساتھ شری نہرو کی بات چیت میں بھارت اور چین کے تعلقات ۔ چینی عزائم کا تجزیہ ۔ چوٹی کانفرنس کے امکانات اور بھارت کے ترقیاتی پلانوں کے موضوعات زیر بحث آئیں گے ۔ صدر آئزن ہاور بھارت کے قیام کے دوران میں چھ

پبلک تقاریر کریں گے ۔ ۹ر دسمبر کو پالم کے ہوائی اڈہ پر ہوائی جہاز سے اترتے ہی وہ چند منٹ تک ایک تقریر کریں گے ۔ جس کا جواب راشٹر پتی ڈاکٹر راجندر پرشاد دیں گے ۔ ۱۰ر دسمبر کو آپ ۲۵ منٹ تک پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کو خطاب کریں گے ۔ ۱۱ر دسمبر کو ڈاکٹری کی اعزازی ڈگری قبول کرتے وقت دہلی یونیورسٹی کے سپیشل کانووکیشن کو خطاب کریں گے ۔ اور اسی شام عالمی زرعی میلہ میں امریکی میلہ کا افتتاح کرتے ہوئے پبلک تقریر کریں گے ۔ اسی رات کو آپ رام لیلا گراؤنڈ میں دلی کارپوریشن کی طرف سے شہری استقبال کے جواب میں تقریر کریں گے ۔ خیال ہے کہ ۹ر دسمبر کو جب صدر آئزن ہاور ہوائی اڈے سے راشٹر پتی بھون کو جائیں گے ۔ تو ہوائی اڈے پر اور راستے میں بہت بھاری ہجوم آپ کے استقبال کے لئے کھڑے ہوں گے ۔ دو فٹ راشٹر پتی کناٹ پلیس سے بھی نکلیں گے جسے دلہن کی طرح آراستہ کیا جائے گا ۔ اور چراغاں بھی ہو گا

آگرہ ۔ ۲۹ر نومبر ۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج دو دن آچاریہ سناتن دھرم کالج گورڈ گاؤں میں کانووکیشن بھاشن دیتے ہوئے اعلان کیا کہ بھارتی سرحدوں پر چینی حملے کی آزادی کے لئے چیلنج ہیں ۔ یہ خطرہ صرف تھوڑے سے عرصہ کے لئے نہیں بلکہ اس کے کئی برسوں تک جاری رہنے کا خدشہ ہے اس لئے ہمیں ہر وقت چوکنا رہنا ہو گا ۔ اور ہر صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا ہو گا ۔ آپ نے کہا اگر کوئی ملک کمزور ہو تو دوسروں کو اس پر حملہ کرنے کی ترغیب ملتی ہے ۔ لیکن اگر کوئی ملک کسی خطرہ کے مقابلہ کے لئے پورے طور پر تیار ہو تو بعض اوقات وہ خطرہ ٹل ہی جاتا ہے

نئی دہلی ۲۹ر نومبر ۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ چین کی جارحانہ کارروائیوں کے پیش نظر بھارت سرکار نے ملکی دفاع کے لئے ضروری سامان کی تیاری کرنے کے ہر ممکن اقدام کئے ہیں ۔ اور فوجوں کے لئے مضبوط اسلحہ کی تیاری کے لئے

کانگرس منڈل کمیٹی قادیان

کانگرس منڈل قادیان کا انتخاب اتفاق رائے سے حسب ذیل عہدے داران کا ہوا ۔ جس کے حسب ذیل ممبران مقرر ہوئے :-

(۱) ایگزیکٹو کمیٹی ۔ شری سیٹھ بانکے لال ۔ پنڈت ملکھراج ۔ کشمیرا سنگھ ۔ پریتم سنگھ بھاٹیہ ۔ بھگت منشی رام ۔ ملک صلاح الدین ۔ چوہدری عبد الحق ۔ سردار شودیو سنگھ ۔ لچھمن سنگھ جن میں سے پردھان سیٹھ بانکے لال و نائب صدر شری ملکھراج ۔ خزانچی کشمیرا سنگھ اور پردھان صاحب نے پریتم سنگھ بھاٹیہ کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا ۔

رام کشن سیکرٹری
سٹی کانگرس کمیٹی بٹالہ

متعلقہ وزارتوں اور پلاننگ کمیشن میں اہم شورے ہوئے ہیں اور یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ فوجی سامان کی تیاری کے لئے ایک الگ وزارت قائم کر دی ۔ بتایا گیا ہے کہ آرڈیننس فیکٹریوں میں جدید قسم کا اسلحہ ہتھیار کافی تعداد میں تیار کئے جا رہے ہیں سفیرانہ دفاعی ضروریات کے معاملہ میں خود کفیل بننے کا ہے ۔ آرڈیننس فیکٹریوں میں جدید قسم کی مشینیں نصب کی جا رہی ہیں ۔ اب آرڈیننس فیکٹریوں میں ۴۵ قسم کا اسلحہ تیار ہو رہا ہے ۔ موٹر اور وائرلیس سیٹ بھی تیار کئے جا رہے ہیں ۔ جو اسلحہ تیار کیا جا رہا ہے اس میں مورٹر گولے اور دستی بم بھی شامل ہیں ۔ ہوائی فوج کی ضروریات پوری کرنے کی طرف بھی خاص توجہ کی دی جا رہی ہے ۔ موجودہ ہوائی جہازوں کی جگہ جدید قسم کے ٹرانسپورٹ اور لڑاکے جہاز لے رہے ہیں ۔ ایسا بھی تیار کرنے کا کام آخری مرحلہ پر پہنچ گیا ہے کہ اب

نئی دہلی ۔ ۲۹ر نومبر ۔ نیپال کے وزیر اعظم مسٹر کے پی کوئرالہ نے آج یہاں کہا کہ وزیر اعظم شری نہرو نے جو یہ اعلان کیا ہے کہ نیپال پر حملہ بھارت پر حملہ ہو گا وہ محض نیپال کے تئیں دوستی کے جذبہ کا اظہار ہے ۔ مسٹر کوئرالہ نے شری نہرو کے دوستانہ جذبہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جارحانہ کارروائی کی صورت میں بھارت کو مدد کی ضرورت ہوئی تو نیپال بھی اس کی مدد کرے گا ۔ انہوں نے اپنے ان خیالات کا اظہار غیر ملکی نامہ نگاروں کے ساتھ بات چیت کے دوران کیا ۔ شری نہرو کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر کوئرالہ نے کہا ۔ مسٹر پارلیمنٹ میں دیئے گئے کسی بیان سے یہ مطلب نہیں نکالا جا سکتا کہ نیپال مکمل خود مختار اور آزاد ملک نہیں ہے نیپال پوری طرح آزاد ہے ۔ اور وہ اتحادی سمجھا معاہدے ہیں انہوں نے شری نہرو کے دوستی کے جذبہ کا جواب دوستی کے جذبہ میں دیا اور کہا کہ بھارت کے

خلاف کسی جارحانہ کارروائی کی صورت میں اگر نیپال سے مدد مانگی گئی تو وہ بھارت کی مدد کرے گا ۔

راولپنڈی ۲۹ر نومبر ۔ پاکستانی سرکار نے کل پانچ غیر ملکی تیل کمپنیوں کے ساتھ کراچی کے نزدیک تیل صاف کرنے کا کارخانہ نصب کرنے کے سلسلہ میں ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں ۔ یہ کارخانہ ہر سال ۱۵ کروڑ ٹن تیل صاف کر سکے گا ۔ یہ پانچوں کمپنیاں برما آئل کمپنی ۔ کالٹیکس ۔ شیل اور سٹینڈرڈ ویکیوم آئل کمپنی ہیں ۔ جن کا کل سرمایہ میں ۶۰ فی صدی حصہ ہو گا ۔ یہ کارخانہ کراچی کے مشرق میں ۶ میل دور کورنگی کے مقام پر جو کہ ساحل سمندر کے کنارے واقع ہے لگے گا ۔ جس پر کل ۱۶ کروڑ روپیہ خرچ ہو گا اور اس کی تعمیر ۲ سال میں مکمل ہو گی ۔ اس کارخانہ کے تیار ہونے سے پاکستان کو تین کروڑ ۲۰ ارب روپیہ بچ سکے گا

احمد آباد ۲۹ر نومبر ۔ پردھان منتری پنڈت نہرو نے اہل ملک سے اپیل کی ہے کہ وہ سرحدی مسائل پر چین کے ساتھ کسی مسلح تصادم کی صورت میں ڈٹ کر مقابلہ کرنے اور قوم کے تئیں اپنا فرض ادا کرنے کیلئے تیار رہیں ۔ پنڈت نہرو نے اس اپیل کا اعادہ کل رات یہاں ایک پبلک جلسہ میں کیا ۔ انہوں نے کہا کہ آزمائش کا وقت آ رہا ہے جیسے دوست پڑوسی ملک کے ساتھ مسلح تصادم کا افسوسناک تصور ہے ۔ لیکن مجھے توقع ہے کہ یہ نہیں ہو گا میں ایسی تباہی کو روکنے کی تمام کوششیں کر رہا ہوں ۔